15

دینی، فقہی، سیاسی اور تاریخی موضوعات پر فکر انگیز معلومات

اِظہارُ الحقِّ الجَلی

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ

بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ

لاہور، پاکستان

دینی، فقہی، سیاسی اور تاریخی موضوعات پر فکر انگیز معلومات

اظہار الحق الجلی

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ

بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ
لاہور، پاکستان

سلسلۂ اشاعت نمبر (۶۰)

نام کتاب ———— اظہار الحق الجلی
تحریر ———— امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
تعداد ———— گیارہ سو
ہدیہ ———— ۱۲ [redacted]
ناشر ———— بزمِ عاشقانِ مصطفےٰ
سن اشاعت ———— جنوری ۱۹۹۸ء
مطبع ———— شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

نوٹ:

بیرون جات سے احباب ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ
ارسال کر کے طلب کریں۔

ملنے کا پتہ
بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ
مکان نمبر ۲۵ ۔ گلی نمبر ۳۲۔ فلیمنگ روڈ، لاہور کوڈ، ۵۴۰۰۰

تعارف

سید آلِ رسول حسنین قادری برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ نوریہ، مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کا
ارشادِ گرامی ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔ مجدد مائۃ حاضرہ چشم و چراغِ خاندانِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں برکاتی فاضل بریلوی قدس سرہٗ اس حدیث شریف کے مظہر اتم ہیں۔ فاضل بریلوی کو ظلِ فاروق کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ انہوں نے اپنے قلم سے شیخ نجدی کے ہندوستانی چیلوں کے چہروں سے نقاب نوچ کر پھینکا۔ یہ وہ قلم تھا جسے ذوالفقار حیدری کا جانشین کہا جا سکتا ہے۔ فاضل بریلوی کی ساری زندگی تبلیغ و جہاد کی زندگی رہی اور یہ جہاد آپنے اپنے قلم کے ذریعہ کیا۔ سچ پوچھئے تو ہند میں مذہب اہل سنت والجماعۃ کے فروغ، استحکام اور تحفظ میں جو عطیہ فاضل بریلوی کا رہا ہے وہ شاید ہی کسی اور کے نصیب میں آیا ہو۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نجدیت، وہابیت، رافضیت، نیچریت اور ایسے ہی دوسرے طاغوتی گروہوں کے مقابلے میں مجسّم ایک تحریک بن کر منظرِ عام پر آئے۔

میرے والد ماجد سیّد العلماء سرکار آلِ مصطفےٰ سیّد میاں علیہ الرحمۃ و الرضوان فرماتے تھے کہ اس دور میں سنیت کی پرکھ کا معیار صرف اور صرف اعلیٰ حضرت ہیں۔ فاضل بریلوی کو یہ مقام اُن کے تقوٰی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دلایا۔ تقلیدِ بلال نے انہیں وہ کمال بخشا جو رب ذوالجلال کے کرمِ لازوال کی بہترین مثال بن گیا۔ احمد رضا درحقیقت احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا تھے۔ اُن کا علم و فضل، حسب نسب، زہد و تقوٰی، عبادت ریاضت ایک طرف اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف۔ تحقیق کے میدان میں نکلے تو اپنے زمانہ کے اچھے اچھے محققین کے چھکے چھڑا دیئے۔ تصنیف کی دنیا پسند کی تو علم و آگہی کے دریا بہا دیئے۔ نعت کے میدان میں آئے تو قرآن و حدیث کی ترجمانی کے سکے جما دیئے۔ پچاس سے زیادہ علوم پر قلم اٹھایا، لکھا اور بہت لکھا، ہاں لکھنے کا حق ادا کر دیا۔ فاضل بریلوی کا کردار، گفتار، اقوال، اعمال، افعال غرض یہ کہ ان کی پوری شخصیت کسی ہندی شاعر کے اس صوفیانہ شعر کی مصداق تھی ؎

لالی میرے لال کی جِت دیکھوں تِت لال
لالی دیکھن میں گئی میں بھی ہو گئی لال

اعلیٰ حضرت نے ایک ایسے دور میں قلم اٹھایا جب ہر طرف لادینیت وہابیت اور نجدیت کا زور تھا۔ آج پھر کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے۔ گروہِ وہابیہ نے سنی علماء کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھا کر پھر سے اپنا ننگا ناچ شروع کر دیا ہے۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی تحریروں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ دار العلوم محبوب سبحانی بمبئی کے جواں سال مجاہدینِ سنیت نے نشر و اشاعت کا بیڑا اٹھایا

ہے اور گروہ وہابیہ کے سروں پر برسانے کے لئے رضوی ہتھوڑوں کا انتخاب کیا ہے۔ ایسا ہی ایک ہتھوڑا ہے یہ رسالہ جو اس وقت آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ یہ بھی کلک رضا کا فیضان ہے۔ یہ ایک تاریخی مقدمے کی روداد بھی ہے اس میں وہ تیر چھپے ہوئے ہیں جو نجدیت کے سینے کو چھلنی کر دینے کی آج بھی وہی طاقت رکھتے ہیں۔

یہ رسالہ اب سے کئی برس پہلے میرے جدّ بزرگوار تاج العلماء سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قدس سرہٗ نے شائع کروایا تھا۔ کل اسے چھپوانے کا شرف اولاد رسول کو ملا تھا، آج اس کا تعارف پیش کرنے کی سعادت آل رسول کو ملی ہے۔ ویسے بھی اعلیٰ حضرت کے پیر و مرشد خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ کی گدّی کا وارث ہونے کے ناتے مجھ حقیر کا اعلیٰ حضرت پر کچھ زیادہ ہی حق بنتا ہے۔

رب تبارک و تعالیٰ ہمیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور فرمائے اور اس راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جس راستے پر چل کر امام احمد رضا صراط الذین انعمت علیہم کی سراپا تفسیر بنے۔ آمین

ع یا الٰہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد

خاک کف پائے رسول

[signature]

۱۶ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ

تقدیم

از حضرت علامہ مولانا غلام ربانی صاحب قبلہ فائق اعظمی شیخ الحدیث دار العلوم محبوب سبحانی کراچی

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی بیشمار تصانیف وتالیفات ہیں۔ ان سب کے مطالعہ کے لئے ایک عمر درکار ہے لیکن اب تک جو کچھ مطالعہ میں آسکا ہے اس سے جہاں میری معلومات میں اضافہ ہوا ہے وہیں میرے عقیدوں میں نہ ٹوٹنے والی پختگی بھی پیدا ہوئی ہے۔ امام موصوف کی ہر تحریر اور ہر کتاب میں یہ امر خاص طور پر نمایاں ہے اور وہ حق وباطل کے مابین برملا اظہار ہے آپ نے حق کو حق اور باطل کو باطل قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے۔

اسلام کے نام پر زمانہ قریب میں جو باطل فرقے پیدا ہوئے ان کی بیخ کنی ایک مجدد وقت کی اہم ذمہ داری تھی۔ وہ غیر مقلدیت ہو یا دیوبندیت۔ رافضیت ہو یا وہابیت ان تمام گمراہ جماعتوں کے غلط عقیدوں کی پوری قوت دلائل سے تردید کر کے راہ حق وصواب کو خوب خوب روشن فرمایا ہے بلاشبہ آپ کا یہ تجدیدی کارنامہ امت پر احسان عظیم ہے۔

زیر نظر رسالہ اظہار الحق الجلی سوال وجواب کی صورت میں ہے جس میں غیر مقلد فرقہ کا گمراہ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بجائے خود بیش بہا معلومات کا عظیم خزانہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام موصوف علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی خزانہ سے ہم سب کو فیض یاب کرے۔ اور اہلسنت وجماعت کے عقیدہ پر استحکام کے ساتھ عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔

"بزم فیضان رضا" دار العلوم محبوب سبحانی بمبئی کے ہونہار اور مخلص طلبہ کی انجمن ہے جس کا بنیادی مقصد دینی نشریات کے ساتھ ساتھ بالخصوص اعلیٰ حضرت امام موصوف کی کتابوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنا ہے۔ مولا تعالیٰ بزم فیضان رضا کے طلبہ کو اعلیٰ حضرت کے علمی فیضان سے نوازے اور ان کی دینی خدمات کو شرف قبولیت کا درجہ بخشے۔ آمین بجرمۃ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

غلام ربانی

نبیرۂ اعلیٰحضرت علامہ مفتی الحاج محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری قائم مقام مفتی اعظم ہند بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلیم علیٰ رسولہ الکریم

بزم فیضان رضا جو دار العلوم محبوب سبحانی کرلا بمبئی کے طلباء کی انجمن ہے۔ اس انجمن نے اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب مستطاب برکات الامداد اور مسائل سبعہ مفتی رضوان الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ چھاپی ہے اور الفضل الموہبی اور اظہار الحق الجلی ہر دو تصنیف اعلیحضرت علیہ الرحمہ چھاپنے کا ارادہ ہے۔ بزم فیضان رضا کا قیام ان مقاصد خیر کے لئے خوب ہے اور فرحت افزاء مولائے کریم بزم فیضان رضا کو قائم اور فیضانِ رضا کو عام اور دائم فرمائے۔ آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وبارک وسلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

نقل اظہار حضور پُرنور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبد المصطفےٰ احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گواہ جانب مدعا علیہم بمقدمہ نمبر ۲۸ سنہ ۱۹۰۲ء حاجی الٰہی بخش وغیرہ مدعیان بنام ابوالبرکات وغیرہ مدعا علیہم محکمہ صاحب جج بہادر شہر آرہ نسبت مسجد ڈومراول، منفصلہ ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء جو بذریعہ بند کمیشن کے ہوا۔ مسمیٰ بنام تاریخی اظہار الحق الجلی سنہ ۱۳۲۰ھ۔

سوالات جیف جانب مدعا علیہم مع جواب

سوال ۱: نام، عمر، سکونت، پیشہ

جواب: مظہر کا نام مولوی حاجی احمد رضا خاں صاحب ولد حضرت مولینا مولوی نقی علی خاں صاحب، عمر ۴۸ سال، پیشہ زمینداری

سوال ۲: آپ تمام علوم دینیات سے پوری طور پر واقفیت رکھتے ہیں؟

جواب: میں آبا واجداد سے علوم دین کا خادم ہوں۔ چوہتر سال سے میرے یہاں سے فتویٰ جاری ہے۔ تمام ہندوستان اور کشمیر اور برما سے مسائل کے سوالات آتے ہیں۔ ابھی چین سے چودہ مسئلے دریافت کئے ہیں چنانچہ لفافہ مرسلہ چین داخل کرتا ہوں۔

سوال ۳: آپ کا مذہب کیا ہے؟

جواب: مسلمان سنی مقلد۔

سوال ۴: ہندوستان کے عام سنی مسلمانوں کا کیا مذہب ہے؟

جواب: یہی مذہب ہے جو میرا مذہب ہے۔

سوال ۵: غیر مقلد جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں ہندوستان میں کب ظاہر ہوئے؟

جواب: ان کو پیدا ہوئے ابھی سو برس نہیں گذرے۔ ۱۲۳۳ھ میں دہلی کے ایک شخص اسمٰعیل نے یہ نیا مذہب نکالا اور ہندوستان کو دار الحرب بتا کر جہاد کا جھنڈا قائم کیا۔

سوال ۶: اس سے پہلے سنیوں میں ہندوستان کے تمام مسلمان کس مذہب پر تھے اور سلاطین کس مذہب پر تھے؟

جواب: تمام سنی مسلمان رعایا و سلاطین سب مقلد سنی حنفی تھے۔ اسی لئے گورنمنٹ نے حنفی مذہب کو اس ملک کے سنی مسلمانوں کا مذہب مان کر اسی مذہب کی کتابیں "ھدایہ قاضی خاں عالمگیری در مختار" انگریزی میں ترجمہ کرائیں اور انہیں کتابوں پر مقدمات فیصل ہوتے ہیں۔ غیر مقلد کی کوئی کتاب نہ ترجمہ ہوئی اور نہ اس پر فیصلہ ہوا۔

سوال ۷: سلطنت کی حالت قوت میں یہ فرقہ غیر مقلدین پیدا ہوا یا کب اور نکل کر اپنا نام کیا رکھا؟

جواب: یہ فرقہ ضعف سلطنت میں پیدا ہوا۔ اپنا نام موحد و محمدی، و عامل بالحدیث رکھا اور اہلسنت نے عرب و عجم میں ان کا نام وہابی اور غیر مقلد اور لامذہب رکھا نے اہلسنت ہونے کا دعویٰ کیا مگر عرب و عجم کے اہلسنت نے اُن کو اہل بدعت جانا

سوال ۸: اس فرقہ کے ظاہر ہونے پر ہندوستان کے علمائے اہلسنت نے اس کی تردید کی یا نہیں اور علمائے حرمین شریفین سے فتاویٰ اس مذہب کے بطلان میں آئے یا نہیں؟

جواب: ہاں۔

سوال ۹: اس فرقۂ جدیدہ کا فتنہ ہندوستان میں دفعۃً پھیلا یا آہستہ آہستہ اور ہر جگہ اور ہر مقام میں اس کی کثرت ہوئی یا کیا؟

جواب: اس کا فتنہ بتدریج پھیلا۔ بہت جگہ ابھی تک ان کا نام و نشان نہیں اور بعض جگہ چند سال سے گنتی کے لوگ اس مذہب کے ہوئے ہیں۔

سوال ۱۰: غیر مقلدین اہلسنت میں داخل ہیں یا مبتدع ہیں اور مبتدع ہیں تو کس دلیل سے؟

جواب: غیر مقلدین مبتدع گمراہ ہیں۔ علمائے عرب و عجم کا اس پر اتفاق ہے۔ دیکھو عرب شریف کا فتویٰ "فتوی الحرمین" جس پر علمائے مکہ و مدینہ کی مہریں ہیں اور کتاب فتح المبین اور جامع الشواھد جن پر عرب و ہند کے بہت سے علماء کی مہریں ہیں اور طحطاوی حاشیہ درمختار میں ان کے بدعتی ہونے کی تصریح ہے۔

سوال ۱۱: فرقہ غیر مقلدین کیوں کر مذاہب اربعہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہیں جو بدعتی اور ناری ہوئے بلکہ وہ تو بلا تعین چاروں اماموں کی تقلید کرتے ہیں؟

جواب: یہ غیر مقلدین کا دھوکہ ہے ان کے یہاں تقلید شرک ہے۔ ان کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی اور صدیق حسن خان بھوپالی اسے لکھ گئے ہیں، چاروں اماموں کو حدیث کا مخالف بتاتے ہیں۔ انہیں کی کتاب ظفر المبین اسی بیان میں ہے یہ کوئی مسئلہ کسی امام کی تقلید سے نہیں مانتے اتفاقیہ کوئی موافقت ہو جائے تو دوسری بات ہے اسے اتباع نہیں کہیں گے۔ دیکھو توضیح و تلویح۔

سوال ۱۲: یہ بیان کیجئے کہ غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہلسنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہوں۔

جواب: بہت مسائل ہیں جیسے ایک جلسہ میں تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنا۔ وضو میں سر کی جگہ پگڑی کا مسح۔ ان کی کتاب تحفۃ المومنین میں جو ان

کے پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نولکشور میں دوبارہ چھپوائی اس کے صفحہ ۲۲ پر صاف لکھا ہے کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے ان کے یہاں خون اور شراب اور سور کی چربی ناپاک نہیں۔ جیسا کہ ان کی روضۂ ندیہ صفحہ ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

سوال ۱۳: قیاس ابو حنیفہ کے خلاف و باطل کہنے والے کو کیا لکھا ہے؟

جواب: فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے جو شخص امام ابو حنیفہ کے قیاس کو حق نہ مانے وہ کافر ہے۔

سوال ۱۴: غیر مقلدین کے پیشواؤں نے بزرگان دین و فقہائے کرام و مقلدین مصلائے اربعہ کی نسبت اور نیز قبۂ مبارک (حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب: ان کے پیشوا صدیق حسن خاں وغیرہ نے شرک و بدعت و مشرک لکھا ہے۔

سوال ۱۵: نواب صدیق حسن خاں نے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کیا بے ادبی کے کلمات لکھے ہیں؟

جواب: اپنی کتاب انتقاد الرجیح کے غالباً صفحہ ۶۲ پر صریح گمراہ بتایا ہے کہ انہوں نے جماعت تراویح کو رواج دیا اور خود اسے بدعت کہہ کر اچھا بتایا حالانکہ کوئی بدعت قابل ستائش نہیں۔ سب گمراہی ہے۔

سوال ۱۶: شیخین کو جو گالی دینے والا ہے اس کے بارے میں اکابر اہلسنت کی کیا رائے ہے؟

جواب: جو شخص ابو بکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہے بہت سے آئمہ نے اسے کافر کہا ہے۔ اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بددین ہے دیکھو تنویر الابصار، درمختار فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ خلاصہ فتح القدیر، اشباہ بحر الرائق، غنیہ، [illegible] والدریہ وغیرہ۔

سوال ۱۷: ایسا کہنے والے کو احتیاطاً کافر نہ کہیں تو مبتدع کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ضرور مبتدع و گمراہ ہیں۔

سوال ۱۸: حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں بہت اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ شافعی نے اگر فرائض و شرائط حنفی کی رعایت نہ کی تو اس کے پیچھے حنفی کی نماز جائز نہیں۔ دیکھو بحر الرائق اور رد المحتار وغیرہ اور فتاویٰ عالمگیری، وغیرہ میں یہ بھی قید لگائی کہ وہ حنفی کے ساتھ تعصب نہ رکھتا ہو۔ ورنہ اس کے پیچھے نماز منع ہے۔

سوال ۱۹: حنفیوں کی نماز غیر مقلدین کے پیچھے جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: نہیں جائز ہے۔ اس لئے کہ غیر مقلدین اہل اہوا سے ہیں جس کا بیان ابھی گذرا۔ اور اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے کہ امام محمد امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف سے روایت فرماتے ہیں کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے اور ان کے مذہبی مسئلے اس قدر مخالف ہیں کہ ہمارے مذہب میں نہ ان کی طہارت ٹھیک ہوتی ہے اور نہ نماز۔ کہ یہ مردار اور سور کی چربی تک کو ناپاک نہیں جانتے ہیں اور کٹورے بھر پانی میں چھ ماشہ پیشاب پڑ جائے تو اسے پاک سمجھتے ہیں۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک اتنی نجاست نہ پڑے کہ پانی کا رنگ، مزہ، بو بدل جائے اس وقت تک پانی پاک رہے گا۔ دیکھو غیر مقلدین کی کتاب فتح المغیث صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ صفحہ ۶، ۷

سوال ۲۰: کیا حرمین شریفین میں چاروں مذہب کے اہلسنت و جماعت غیر مقلدوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں؟

جواب: یہ محض غلط ہے۔

سوال ۲۱: مولوی نذیر حسین پیشوائے غیر مقلدین جب مکہ معظمہ گئے تھے حاکم مکہ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا؟

جواب : نذیر حسین دہلوی ذوالحجہ سنہ ۱۳۰۰ھ میں مکہ معظمہ گئے۔ وہاں مخبری ہوئی کہ یہ اوران کا ایک ساتھی سلیمان جوناگڈھی غیر مقلد ہیں اور مسجد الحرام میں غیر مقلدین کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ اس پر دوڑ آئی یہ دونو غیر مقلد اوران کے ساتھی گرفتار ہوئے۔ تین دن حوالات میں رہے پھر دولت عثمان نوری پاشا گورنر ملک حجاز کے حضور ان کی پیشی ہوئی۔ وہاں انہوں نے توبہ کی اور حنفی حاکم نے ان سے توبہ نامہ لکھوالیا اس وقت رہائی ہوئی۔ یہ خبر میں نے معتبر علماء سے سنی جو اس واقعہ میں موجود تھے۔ پھر مکہ معظمہ کے چھپے ہوئے اشتہار دیکھے جو وہاں کے مطبع میری میں چھپے تھے۔ وہ اشتہار پیش کرتا ہوں۔ پھر دوسرا اشتہار مع ترجمہ وہیں مکہ معظمہ میں چھپا وہ بھی پیش کرتا ہوں۔ اوراس کے سوا سنہ ۱۲۹۵ھ میں کہ مظہر حج کو گیا تھا قافلہ کی داخلی کعبہ معظمہ میں تھی کعبہ معظمہ کا دروازہ بہت بلند ہے خادم اوپر بیٹھے لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر داخلی کے لئے کھینچ رہے تھے ایک مغل کی وضع پر افسر کو بد مذہبی کا شبہ ہوا جب وہ داخلی کے لئے گیا خادم نے دھکا دیا۔ اس کے ساتھ کا ایک غیر مقلد وہابی شفار بیخ کو بڑھا افسر کے حکم سے اس وہابی کے سر پر خادم نے اس زور سے چپت لگائی کہ تمام مسجد میں آواز پہنچی ہوگی۔ یہ میری آنکھ کا دیکھا ہوا ہے۔ یہ لوگ جب جاتے ہیں اپنا مذہب چھپاتے رہتے ہیں ورنہ سزا پاتے ہیں۔

سوال ۲۲ : غیر مقلدین کے بارے میں فتاوی الحرمین آپ کے پاس ہیں؟

جواب : اصل دو فتوی پیش کرتا ہوں۔ نیز ایک کتاب مطبوعہ بمبئی پیش کرتا ہوں۔

سوال ۲۳ : آپ تصدیق کرتے ہیں کہ یہ مہریں وہیں کے علماء کی ہیں؟

جواب : میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو مہریں ان فتووں میں ہیں وہ وہیں کی ہیں

سوال ۲۴ : کیونکہ اور کس وجہ سے آپ تصدیق کرتے ہیں؟

جواب : مظہر نے یہ بڑا فتویٰ مکہ معظمہ بھیجا تھا اور یہ دوسرا فتویٰ میرے دوست مولوی نذیر احمد خاں صاحب مرحوم نے احمد آباد گجرات سے مدینہ شریف کو بھجوایا تھا وہاں کی مہریں ہو کر بذریعہ مولوی عبد الحق صاحب مجاور (یعنی مہاجر) کے ان کے پاس آیا اور انہوں نے مجھے بھیجا۔ جدہ کا لفافہ موجود ہے اور اس میں سلطانی ٹکٹ لگے ہیں پیش کرتا ہوں۔ بڑا فتویٰ مکہ شریف کی مہریں ہو کر بذریعہ مولانا حاجی عبد الرزاق صاحب مطوف کعبہ معظمہ کے بمبئی مولوی عمر الدین صاحب کو اور ان کے واسطے سے مجھے پہنچا۔ جدہ کا لفافہ پیش کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ مولانا حاجی عبد الرزاق صاحب مکی کا یہ خط جو پیش کرتا ہوں میرے نام آیا۔ اور دوسرا خط اور پیش کرتا ہوں۔ یہ سردار علمائے مکہ معظمہ مولانا محمد سعید بابصیل نے میرے نام اپنی مہر کے ساتھ مع اسی فتویٰ کے بھیجا۔ اس کی چند سطروں کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے :

"کہ یہ خط ہے حضرت اجل و افضل میرے سردار اور میرے بھائی اور میرے معزز حضرت احمد رضا قادری محمدی حنفی کو کہ ان کی سعادت اور جلالت ہمیشہ رہے۔ وہ آداب جو آپ کے رتبہ کے لائق ہیں ہدیہ بھیج کر عرض ہے کہ آپ کا مجاز جو آپ نے رافضیوں، نیچریوں، وہابیوں، غیر مقلدوں گمراہ فرقوں کے رد کے لئے تالیف کیا یہاں پہنچا مجھے نہایت پسند آیا اور میں نے اس کے آخر میں وہ لکھ دیا جو اس کے لئے لکھنا لازم تھا۔ تحریر ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ

محمد سعید بابصیل
مفتی شافعیہ سردار علمائے مکہ معظمہ

سوال نمبر ۲۵ : غیر مقلدین کی بدعت لزوم کفر تک پہنچی ہے یا نہیں ؟

جواب : بہت وجہ سے پہنچی ہے۔ تین وجہیں یہ کہ غیر مقلدین اجماع اور قیاس

اور تقلید کے منکر ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہے اور ان کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں نے لکھا ہے کہ: قیاس باطل و اجماع بے اثر آمد۔ اور ہمارے ائمہ تصریح فرماتے ہیں کہ اجماع قیاس و تقلید ضروریاتِ دین سے ہیں۔ دیکھو کشف الاسرار امام عبدالعزیز بخاری مطبع قسطنطنیہ اور فصول البدائع مطبع استنبول اور مواقف و شرح مواقف اور فواتح وغیرہ اور ضروریات دین کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ دیکھو تنویر الابصار اور درمختار اور شرح فقہ اکبر اور اعلام امام ابن حجر اور بحر الرائق اور ردالمحتار وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ ان کے امام اسمٰعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں اللہ تعالیٰ کو مکان و جہت سے پاک ماننے کے عقیدۂ دینی کو بدعت حقیقی بتایا اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتاویٰ قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیری وغیرہ پانچویں ان کے امام مذکور نے تقویۃ الایمان میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ کفر ہے۔ دیکھو شفا شریف قاضی عیاض اور سیف المسلول امام سبکی وغیرہ چھٹی اسی تقویۃ الایمان میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مر کر مٹی میں مل جانا لکھا ہے اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ کفر ہے۔ دیکھو شرح مواہب علامہ زرقانی مطبع مصر۔ ساتویں یہ کہ سارا فرقہ تقلید کو شرک اور مسلمان مقلدین کو مشرک کہتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو درمختار و درر و غرر و مجمع الانہر و عالمگیری و شرح فقہ اکبر وغیرہ۔

سوال ۲۶: ایسے مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہے یا کیا؟

جواب: محض باطل ہے۔ دیکھو شرح فقہ اکبر و فواتح شرح مسلم و فتح القدیر شرح ہدایہ وغیرہ۔

سوال ۲۷: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے کہ نہیں اور مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہے کہ نہیں؟

جواب : فاسق ہے صحیح بخاری شریف میں اس کی حدیث ہے۔
سوال ۲۸ : بدعتی و فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا نہیں۔ اس کی کیا سندیں ہیں ؟
جواب : ہاں مکروہ ہے۔ دیکھو طحطاوی در مختار اور طحطاوی مراقی الفلاح اور تبعین الحقائق امام زیلعی اور رد المحتار اور غنیہ اور صغیری اور فتح المبین وغیرہ۔
سوال ۲۹ : لامذہبی فسق ہے یا نہیں ؟
جواب : لامذہبی ہر فسق سے بدتر فسق ہے کہ یہ بدمذہبی ہے۔ دیکھو غنیہ۔ طبع قسطنطنیہ۔
سوال ۳۰ : امام بنانا دینی تعظیم ہے کہ نہیں ؟ اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا نہیں ؟
جواب : ہاں۔ دیکھو رد المحتار اور فتح و طحطاوی اور زیلعی وغیرہ اور مشکوٰۃ شریف وغیرہ میں حدیث ہے کہ جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے بیشک اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔
سوال ۳۱ : کوئی حدیث صحیح پیش کر سکتے ہیں جس سے ظاہر ہو کہ مبتدع فاسق کی امامت مکروہ و نادرست ہے ؟
جواب : ایک حدیث صحیح ہے جو ابھی گزری اور صحاح ستہ سے سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لایؤم فاجر مومنا الا ان یقھرہ السلطان یخاف سیفہ وسوطہ کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر اس حالت میں کہ وہ اپنی سلطنت کے زور سے اسے دبائے کہ یہ اس کی تلوار اور تازیانے کا خوف رکھتا ہو۔
سوال ۳۲ : جس طرح نماز حنفی کی شافعی کے پیچھے جائز ہے تو اسی طرح غیر مقلد کے پیچھے کیوں نہیں جائز ہے اگر وہ بھی رعایت مذہب مقتدی کی کرلیں ؟

جواب: شافعیہ اہلسنت ہیں ان پر غیر مقلدوں کا قیاس نہیں ہو سکتا۔ یہیں دیکھئے حضرت مولینا محمد سعید بابصیل سردار علمائے مکہ معظمہ شافعیؒ المذہب ہیں انہوں نے اور دیگر مذاہب اہلسنت کے مفتیان عرب نے ان غیر مقلدوں کو بالاتفاق گمراہ لکھا ہے ابھی میں شافعیہ کی نسبت بھی فتاوی عالمگیری کا حوالہ دے چکا ہوں کہ حنفی سے تعصب رکھیں تو ان کے پیچھے بھی نماز منع ہے نہ کہ غیر مقلدین کہ بدمذہب ہیں اور بدمذہب بھی ایسے جن میں بہت کفریہ بدعتیں ہیں اور حنفیہ سے تعصب اتنا کہ ان کو مشرک کہتے ہیں۔

سوال ۲۲: بعض عبارات فقہا میں مثل شامی وغیرہ کے جو مذکور ہے کہ نماز بر وفاجر کی اقتداء میں جائز ہے۔ علی ھذا حدیث صلو خلف کل بر و فاجر اس جواز سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ جواز اس معنی پر ہے کہ فرض اتر جائے گا نہ یہ کہ کوئی کراہت نہیں۔ میں انہیں دو شامی کے اقوال سے بیان کر چکا کہ فاسق و مبتدع کے پیچھے نماز مکروہ و منع ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز عام کی امامت سلاطین خود کرتے ہیں یا وہ جسے مقرر کریں اور بعض وقت حکام بدمذہب یا فاسق بھی ہوئے اُن کے پیچھے نماز پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا جو حدیث میں گزرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی ہے کہ ضرورت کے وقت ان کے پیچھے پڑھ لے۔ اور علماء نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حد کفر تک نہ پہنچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو۔ دیکھو اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ اور پھر اس حدیث کے نیچے صاف لکھ دیا ہے کہ ان کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیکھو مرقات شرح مشکوٰۃ علاوہ بریں اس حدیث کی صحت میں بھی علمائے محدثین مثل دار قطنی وغیرہ کو کلام ہے اور اس حدیث کا شروع کا ٹکڑا یہ ہے۔ جاھدوا مع کل بر او کان او فاجرا" یعنی ہر سلطان کے ساتھ جہاد کرو چاہے وہ نیک ہو یا بد۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں بادشاہوں کا ذکر ہے۔ مگر غیر

مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرضوں کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگرچہ مبتدع اور فاسق ہیں مگر ان کے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے۔ اور ان کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی نے بھی یہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

سوال ۲۴: جواز کا اطلاق مکروہ تحریمی پر بھی آتا ہے یا نہیں۔

جواب: آتا ہے دیکھو ردالمحتار۔

سوال ۲۵: مسجد جو اہلسنت بنائیں وہ خاص اپنے فرقے کیلئے بناتے ہیں یا عام کلمہ گویوں کے واسطے

جواب: خاص اپنے فرقے کیلئے کہ ان کی مذہبی مسئلہ ہے مبتدعوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی ممانعت ہے دیکھو عرب شریف کا فتویٰ صفحہ ۸۰ جو میں نے داخل کیا ہے۔

سوال ۲۶: مبتدع کے ساتھ میل جول کرنے سے منع ہونے کے از روئے شرع کیا دلائل ہیں۔

جواب: قرآن مجید میں ہے وما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّٰلمین اور اگر تجھے بھلادے شیطان تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ تفسیر احمدی میں ہے کہ ظالموں سے مراد کافر مبتدع اور فاسق سب ہیں والقعود مع کلھم ممتنع اور ان سب کے پاس بیٹھنا منع ہے

سوال ۲۷: اور کوئی روایت ایسی بھی ثابت ہے جس سے مبتدعین کے جنازے کی نماز پڑھنی اور انکے ساتھ نماز پڑھنی منع ہے

جواب: فتاوی الحرمین کے صفحہ ۸۰ پر یہ حدیث ہے۔ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم۔ اور یہ حدیث ہے۔ لا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم۔ اور یہ حدیث ہے۔ لا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم یعنی مبتدع لوگ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے کو نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ اور ان کے ساتھ نہ بیٹھو اور ان کے ساتھ کھانا پینا۔ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

سوال ۲۸: کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں۔

جواب : مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہو۔ امت کے دو معنی ہیں۔ امت دعوت جنہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا۔ یوں تو تمام عالم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہے اور امت اجابت وہ جنہوں نے بلانا قبول کیا اور حق کو پورا مانا جب امت مطلق بولتے ہیں۔ یہی دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں۔ اس معنی پر جو مسلمان ہے اس کے لئے مسجد میں حق ہے۔ مگر مبتدع اس معنی میں داخل نہیں۔ دیکھو توضیح امام صدر الشریعہ اور تلویح امام تفتازانی۔

سوال ۳۹ : کیا سب مسلمان جو امت اجابت ہوں یعنی اہلسنت ہوں ان سب کا حق مسجد میں برابر ہے؟

جواب : ان سب کا حق بھی برابر نہیں۔ بلکہ جو مسجد جس قبیلے کے لئے بنے اس کا حق اس میں مقدم ہے۔ وہ وقت حاجت اوروں کو اس میں نماز پڑھنے سے روک سکتے ہیں۔ دیکھو درمختار۔

سوال ۴۰ : کسی وجہ اور کسی مصلحت سے مسلمان کو جس کا حق مسجد میں تھا نکال دینا جائز ہے یا نہیں۔ اور روکنے والا بموجب آیت شریف ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ الآئیۃ کے ظالم کہلائے گا یا نہیں؟

جواب : بہت سی صورتوں میں مسلمان کو مسجد سے روکنا اور نکال دینا شریعت نے جائز رکھا ہے۔ بلکہ حکم دیا ہے ازاں جملہ لہسن اور کچی پیاز کھانے والا اور حدیث میں ہے من وجب سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا۔ جو گنجائش پائے اور قربانی نہ کرے۔ وہ ہمارے مصلے کے پاس نہ آئے۔ دیکھو ابن ماجہ۔ فقہ میں حکم ہے کہ موذی شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے۔ جس کے آنے سے برہمی پیدا ہوتی ہے۔ دیکھو اشباہ اور درمختار عمدۃ القاری۔ شرح صحیح بخاری اور آیت شریف میں فاسق بلاوجہ شرعی مسجدوں سے لوگوں کو باز رکھ کر انہیں ویران کر دینے کی برائی کا بیان

ہے۔ ورنہ خود اسی آیت میں مفسدوں کی نسبت فرمایا ہے کہ انہیں مسجد میں آنے کا حق نہیں ہے مگر ڈرتے ہوتے۔

سوال ۴۱: غیر مقلدین اگر سنیوں کی جماعت میں آکر شریک ہوں تو سنیوں کا کوئی مذہبی حرج ہے؟

جواب: کئی حرج ہیں۔ ایک تو یہ کہ سنیوں کے مذہبی مسئلے سے ان کے ساتھ نماز منع ہے۔ دیکھو فتاوی الحرمین صفحہ ۸۔ دوسرے یہ کہ سنیوں کو مشرک اور ان کے اماموں کو برا کہتے ہیں۔ تو نماز میں ان کا پاس ہونا انہیں غیظ آنے کا باعث ہوتا ہے اور اصل مقصود نماز کا ذکر الہی ہے۔ اس میں خلل پڑتا ہے۔ تیسرے غیر مقلدین جب اپنے طریقے سے وضو کریں اور نماز پڑھیں تو ہمارے مذہب میں وہ نماز سے باہر ہیں۔ کیونکہ ان کی نماز اور وضو ٹھیک نہیں۔ اور جو نماز سے باہر ہو اسے نماز کی صفوں میں کھڑا کرنا گناہ ہے۔

سوال ۴۲: کیا حنفیوں کو استحقاق اپنے مذہبی مسئلے کی رو سے ہے کہ غیر مقلدوں کو اپنی مساجد میں آنے سے روکیں؟

جواب: ہاں کئی وجہ سے استحقاق ہے۔ اول ان کے آنے سے فتنہ ہوتا ہے کہ جس کے سبب ملک میں بکثرت فوجداری کے مقدمے ہوئے اور محکموں وغیرہ تک نوبت پہنچی اور فتنہ کا بند کرنا عقل و شرع و قانون سب میں واجب ہے۔ دوم ان کے آنے سے نمازیوں کو نفرت ہوتی ہے اور جو وجہ نفرت ہو مسجد سے روکا جائے گا۔ جیسے جذامی یا وہ جس کا بدن پیپ ہو گیا ہو۔ حالانکہ ان کا اپنا کوئی قصور بھی نہیں تو بدمذہب بدرجۂ اولی روکا جائے گا۔ سوم اُن کے فتنہ کے خوف سے نمازی مسجد کو چھوڑ بیٹھے تو مسجد ویران ہوئی اور نہ چھوڑا اور فتنہ اٹھے تو جیل آباد ہوئے۔ مسجدیں یوں بھی ویران ہوئیں اور غم و غصہ کھایا گئے تو نماز خراب ہوئی۔

سوال ۴۳: نصاری نجران کا وفد بخدمت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مسجد

شریف میں آنا کس حیثیت سے تھا اور حضور نے منع کیوں نہ فرمایا۔

جواب : نصاریٰ نجران امان لے کر حاضر ہوئے تھے اور جو امان لے کر آئے اس سے تعرض جائز نہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ صحابۂ اکرام نے ان کو روکنا چاہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ دیکھو زرقانی شرح مواہب

سوال ۴۴ : مسجد حرام خواہ اور مساجد میں کفار کا آنا امام شافعی وامام مالک و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جائز ہے کہ نہیں؟

جواب : امام مالک تو مطلقاً اجازت نہیں دیتے اور امام شافعی اور امام احمد مسجد الحرام میں منع کرتے ہیں اور امام محمد کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ اختلاف ذمیوں کے بارے میں ہے۔ جو سلطنت اسلام میں مطیع اسلام ہو کر رہیں۔ دیکھو جامع صغیر امام محمد و ہدایہ درمختار۔

سوال ۴۵ : امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک کفار کا مسجد میں حقدار بن کر آنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : نہیں جائز ہے دیکھو ہدایہ۔

سوال ۴۶ : کفار مستامن پر مدعیان اسلام کا قیاس صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : ہرگز نہیں۔ ابھی حدیثوں سے گزرا کہ مستامن کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں آنے سے نہ روکا اور نماز پڑھنے دی اور کچا لہسن اور پیاز کھانے والے مسلمان کو مسجد سے منع فرمایا اور قربانی چھوڑنے والے کو حکم ہوا کہ ہمارے مصلے کے پاس نہ آئیں اور منافقین کلمہ گو مدعیان اسلام کو خاص جمعہ کے مجمع میں ایک ایک کا نام لے کر مسجد اقدس سے نکلوا دیا کہ اُخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ۔ اُخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ نکل جا اے فلاں کہ تو منافق ہے۔ نکل جا اے فلانے کہ تو منافق ہے۔

سوال ۴۷ : کسی شخص کا دعویٰ استحقاق امامت کا بانیٔ مسجد یا اولاد بانیٔ مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانیٔ مسجد کو حق

امام و موذن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو؟

جواب : اوروں کو دعویٰ بانیٔ مسجد یا اس کی اولاد کے آگے خلاف فقہیہ ہے۔ دیکھو عالمگیری و قاضی خان۔ اور امام و موذن قائم کرنے کا حق بانیٔ مسجد کو ہے اور وہ نہ ہو تو اس کی اولاد کو۔ دیکھو حموی شرح اشباہ۔

سوال ۴۸ : تقرر امام میں بحالت اختلاف قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا؟

جواب : کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے اس سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے۔ تو وہی مقرر ہوگا جیسے جماعت کثیر نے چاہا دیکھو عالمگیری وغیرہ

سوال ۴۹ : مسجد جامع میں امام و خطیب کے رہتے ہوئے دوسرے کو امامت و خطابت کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

جواب : نہیں۔ بلکہ اس کی بغیر اجازت کے خطبہ پڑھے یا امامت کرے تو نماز ہی نہ ہوگی۔ دیکھو عالمگیری و رد المختار و فتاویٰ سراجیہ وغیرہ۔

سوال ۵۰ : قولہ تعالیٰ : یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ و الرسول سے اجماع و قیاس کا ثبوت ہے یا اس کا رد؟

جواب : ثبوت ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر امام رازی وغیرہ۔

سوال ۵۱ : اس آیت میں اولی الامر سے کیا مراد ہے اور فان تنازعتم کے مخاطب کون لوگ ہیں؟

جواب : مجتہدین۔ دیکھو تفسیر کبیر۔

سوال ۵۲ : اولی الامر کے اندر وہ مفسرین و محدثین جو رتبۂ اجتہاد تک نہیں پہنچے ہیں وہ بھی داخل ہیں یا نہیں، ان کی بھی اطاعت و تقلید واجب ہے کہ نہیں

جواب : نہیں۔ دیکھو تفسیر کبیر۔

سوال ۵۳ : پھر ایسے حضرات کس حکم میں داخل ہیں؟

جواب : اُن پر بھی تقلید واجب ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر اور مسلم الثبوت اور فصول البدائع وغیرہ

سوال ۵۴ : ان سے نزاع صرف آمین بالجہر و رفع یدین پر ہے یا کیا؟

جواب : غیر مقلدوں سے اصل نزاع اس پر ہے کہ وہ تقلید کے منکر ہیں، قیاس کے منکر ہیں، مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کی جناب میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ یہ آمین بالجہر و رفع یدین ان کا بھی کسی امام کی تقلید سے نہیں کہ یہ تو تقلید کے قائل نہیں۔

سوال ۵۵ : کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں؟

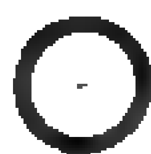
جواب : شیعہ میں جو صرف تفضیلی ہے کہ سب صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہلسنت سے فقط اتنی مخالفت رکھتا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل جانتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے۔ دیکھو ارکان اربعہ۔ اور جو تبرائی ہے۔ اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو خلاصہ و عالمگیری وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک مسلمان نہیں۔ اس کے پیچھے نماز بالیقین سب کے نزدیک باطل ہوگی۔

سوال ۵۶ : اور ہر شیعہ کے پیچھے جائز ہے کہ تفریق ہے اور جائز بلا کراہت ہے یا بہ کراہت تحریمی۔

جواب : نمبر ۵۵ میں اس کا جواب آگیا۔

سوال ۵۷ : قابل عمل مسئلہ مفتیٰ بہا ہوتا ہے کہ غیر مفتیٰ بہا؟

جواب : مفتیٰ بہا دیکھو درمختار۔



سوالات جرح و جوابات

از حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال ۱: علم دین میں کون کون کتابیں ہیں؟

جواب : ہزار ہا کتابیں ہیں۔

سوال ۲: آپ نے علم دین کی کون کون کتابیں درس کی ہیں؟

جواب : تمام درس نظامی۔

سوال ۳: قرآن مجید و حدیث شریف بھی علوم دین کی کتابوں میں داخل ہیں یا نہیں؟

جواب : ہیں۔

سوال ۴: حدیث شریف میں کون کون کتابیں ہیں؟

جواب : بے شمار کتابیں ہیں۔

سوال ۵: آپ نے قرآن مجید درس کیا ہے یا نہیں؟

جواب : ہاں کیا ہے والحمد للہ۔

سوال ۶: آپ نے حدیث شریف کی کتابوں میں کون کون کتابیں درس کی ہیں؟

جواب : مسند[1] امام اعظم و[2] موطا[3] امام محمد و[4] کتاب الآثار امام محمد و[5] کتاب الخراج امام ابو یوسف و کتاب الحجج[6] امام محمد و شرح معانی الآثار امام طحاوی و موطا، امام مالک و مسند امام شافعی و مسند امام احمد و سنن دارمی و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و خصائص نسائی و منتقی ابن الجارود و علل متناہیہ و مشکوٰۃ و جامع کبیر و جامع صغیر و ذیل جامع صغیر و منتقی ابن تیمیہ و بلوغ المرام و عمل الیوم واللیلہ ابن السنی

وکتاب الترغیب وخصائص کبریٰ وکتاب الفرج بعد الشدت و
کتاب الاسماء والصفات وغیرہ پچاس سے زائد کتب حدیث میرے
درس وتدریس ومطالعہ میں رہیں۔

سوال ۷: آپ قرآن مجید وحدیث شریف سے پوری طرح سے واقفیت رکھتے
ہیں یا نہیں؟

جواب: لفظی ترجمہ، بالائی مطلب، غیر اجتہادی احکام پر خاص وعام اپنی
استعداد کے لائق سمجھتا ہے۔ احکام اجتہادیہ سمجھنے پر مجتہد کے
سوا کوئی قادر نہیں۔

سوال ۸: مسلمانوں کے یہاں مذہبی کتابوں میں قرآن مجید سب سے اول درجہ
کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔

سوال ۹: مسلمانوں کے یہاں قرآن مجید کے علاوہ دینی کتابوں میں سب
سے اول درجہ کی کتاب حدیث کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: متبرک کے اعتبار سے ایسا ہی ہے اور تحصیل علم کی نظر سے اول درجہ
کتب عقائد ہیں، پھر کتب فقہ۔ لہٰذا علماء نے فرمایا ہے کہ عام مسلمانوں
کو فقہ کے بعد حدیث کی حاجت نہیں۔
حدیقہ ندیہ علامہ عبد الغنی نابلسی جلد اول۔

سوال ۱۰: مسلمانوں کے یہاں حدیث کی کتابوں میں درجہ کی ترتیب یعنی یہ کہ
حدیث کی کتابوں میں کون اول درجہ کی کتاب ہے، کون دوم درجہ کی، کون
سوم درجہ کی وعلیٰ ہذا قیاس۔

جواب: کوئی ترتیب صحابہ وتابعین کے یہاں نہ تھی۔ نہ اس وقت تک یہ کتابیں
تصنیف ہوئی تھیں۔ تصنیف کے بعد بعض لوگوں نے اپنے خیال کے مطابق
مختلف ترتیبیں ٹھہرالیں جو محققین کو تسلیم نہیں۔ دیکھو فتح القدیر شرح

ھدایہ وغیرہ۔

سوال ۱۱: مسلمانوں کے یہاں حدیث کی کتابوں میں اول درجہ کی کتاب کون ہے۔ پھر کون، پھر کون؟

جواب: ابھی بیان ہو چکا ہے۔

سوال ۱۲: مسلمانوں کے یہاں سب سے اول درجہ کی کتاب صحیح بخاری پھر صحیح مسلم ہے یا نہیں؟

جواب: بخاری و مسلم بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ڈھائی سو برس بعد تصنیف ہوئیں۔ مسلمانوں کے بہت سے فرقے انہیں مانتے ہی نہیں اور اس کے سبب وہ اسلام سے خارج نہ ہوئے۔ ماننے والوں میں بہت سے لوگ کسی خاص کتاب کو سب سے اول درجہ کی نہیں کہتے۔ اس کے مدار صحت سند پر رکھتے ہیں۔ بعض جو ترتیب رکھتے ہیں وہ مختلف ہیں۔ مشرقی صحیح بخاری کو ترجیح دیتے ہیں اور مغربی صحیح مسلم کو۔ اور حق یہ ہے کہ جو کچھ بخاری یا مسلم اپنی تصنیف میں لکھ گئے سب کو بے تحقیق مان لینا ان کی بری تقلید ہے جس پر غیر مقلدین جمع ہوئے ہیں حالانکہ تقلید کو حرام کہتے ہیں۔ انہیں خدا و رسول یاد نہیں آتے۔ خدا اور رسول نے کہاں فرمایا ہے کہ جو کچھ بخاری یا مسلم میں ہے سب صحیح ہے۔

سوال ۱۳: آپ نے جو اپنا مذہب بیان فرمایا ہے۔ اس مذہب کی ابتدا کب سے ہے؟

جواب: جب سے اسلام آیا اور احکام اترے۔

سوال ۱۴: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں یہ مذہب تھا یا نہیں؟

جواب: تھا۔

سوال ۱۵: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا یا نہیں؟

جواب : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مذہب حق کے مبدار و مآخذ ہیں۔ ان کا مذہب پوچھنا علماء کے نزدیک کمال حماقت ہے۔ دیکھو تحفہ اثنا عشریہ ۵۰ میں یہ بھی لکھا ہے کہ فقہائے صحابہ بھی مآخذ مذہب ہیں۔ غرض یہ کہ یہ مذہب ان کے ہیں نا کہ وہ ان مذہبوں کے، نہریں دریا کی ہیں نہ کہ دریا نہروں کے۔

سوال ۱۶ : آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد؟

جواب : مقلد۔

سوال ۱۷ : آپ تقلید کیوں کرتے ہیں یعنی کسی مجبوری سے آپ کو تقلید کرنی پڑی؟

جواب : جس مجبوری سے ایک لاکھ سے زائد صحابی مقلد ہوئے اور اس زمانہ میں عام مسلمان مقلد ہوئے یعنی منصب اجتہاد حاصل نہ کیا۔ دیکھو فتح القدیر و فتاویٰ خیریہ۔

سوال ۱۸ : امام ابوحنیفہ اور امام مالک زمانہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں پیدا ہوئے اور زمانہ تابعین میں انتقال فرمایا اور امام شافعی اور امام احمد زمانہ تابعین میں پیدا ہوئے اور زمانہ تبع تابعین میں انتقال فرمایا۔

سوال ۱۹ : مجتہد کس کو کہتے ہیں؟

جواب : جو آیات و احکام و اصابت احکام و طرق حدیث و شذوذ و نکارت و نقد رجال اسباب جرح و تعدیل و علل غامضہ و وجوہ نظم و ضوح معنی و جمیع مبادی ادبیہ و اصولیہ و ناسخ و منسوخ و مناہج ترجیح و تطبیق و مناشی حکم و مقاصد شرع و مصالح زمن و عوائد امم و مضان حکم و اقاویل صحابہ و مواضع اجماع و مشارع خلاف و علل موثرہ و جامع مغیرہ و مسالہ تعدیہ و موارد قصر و غیرہا و جمع موادر و حصر کی معرفت میں دریائے

زخار ناپیدا کنار ہو اور اس کے ساتھ ذہن ثاقب و فکر صائب و طبع نقاد عقل و نقاد و توفیق خداداد رکھتا ہو کر جملہ ما، و ما علیہ کے لحاظ سے منصوص سے مسکوت کا حکم اپنی رائے سے قائم کر سکے۔

سوال نمبر ۲۰: چاروں امام مذکورہ بالا مجتہد تھے یا نہیں؟

جواب: تھے۔

سوال نمبر ۲۱: مجتہد کو تقلید جائز ہے یا نہیں ہے؟

جواب: اس میں مجتہدین کا اختلاف ہے۔

سوال نمبر ۲۲: مجتہد کو تقلید جائز نہیں تو کیوں جائز نہیں؟

جواب: اپنا حال مجتہدین جانیں، ہمیں اس سے کیا بحث۔

سوال نمبر ۲۳: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے زمانہ میں عام مسلمانوں کا کیا مذہب تھا؟

جواب: دین دین اسلام تھا۔ عقائد عقائد سنت اعمال میں گنتی کے صحابہ مجتہد تھے باقی سب مقلد۔

سوال نمبر ۲۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے زمانہ میں عام مسلمانوں کا مذہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی تھا یا نہیں مع سند بیان فرمائیے۔

جواب: ان چاروں مذہب کے مآخذ وہی مذہب ہیں جو زمانہ رسالت و صحابہ میں تھے۔ اگرچہ کوئی اصطلاحی نام بعد کو حادث ہو جیسے عقائد میں اشعری ماتریدی، غیر مقلدین اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہی مذہب صحابہ کے زمانہ میں تھا۔ حالانکہ اس وقت کوئی مذہب اپنے نام کے نام سے نہ پکارا جاتا تھا۔

سوال نمبر ۲۵: کتاب شرح مسلم الثبوت کو آپ جانتے ہیں اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: مسلم الثبوت کی کئی شرحیں ہیں اور ان میں ہماری کوئی تصنیف نہیں

اور اگر یہ مراد ہے کہ ان میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب ہمیں تسلیم ہے یا نہیں تو اس کا یہ حال ہے کہ ہم اپنے امام سے مقلد ہیں ان مصنفوں کے مقلد نہیں ہم ہمیشہ جمہور سواد اعظم کے پیرو ہیں. جو بات جس مصنف کی خصوصاً حال کے لوگوں خصوصاً ہندی مولویوں کی جمہور کے خلاف ہو. ہمیں تسلیم نہیں ہو سکتی۔

سوال ۲۶: شرح مسلم الثبوت میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں۔

لا واجب الا ما اوجب الله تعالیٰ وله الحكم ولم يوجب على احد ان يتمذهب برجل من الأمة فايجابه تشريع شرع جديد۔ یعنی واجب وہی ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے واجب فرمایا اور حکم اسی کو سزاوار ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی پر یہ واجب نہیں فرمایا کہ اماموں میں سے کسی ایک امام کے مذہب کو لازم پکڑے۔ لیس ایک امام کا مذہب پکڑنے کو واجب کرنا ایک نئی شرع قائم کرنا ہے۔

جواب: مسلم الثبوت میں یہ قول قیل کر کے لکھا ہے یعنی بعض لوگوں نے یوں کیا اور در مختار اور فتاویٰ خلاصہ اور بحر الرائق اور فتاویٰ خیریہ و عقود الدریہ و احیاء العلوم وغیرہ بکثرت کتب معتمدہ سے ثابت ہے کہ جمہور علماء اس کے خلاف پر ہیں: بلکہ امام حجۃ الاسلام غزالی نے احیاء العلوم کی نویں کتاب کے تیسرے باب میں تصریح فرمائی ہے کہ تمام علماء کاملین میں کوئی اس طرف نہ گیا:

سوال ۲۷: اور شرح مسلم الثبوت میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں لیس لله اتباع بمذهب واحد موجب شرعی یعنی کوئی شرعی دلیل ایسی نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ ایک مذہب کا پیرو ہو جانا واجب ہے۔

جواب: یہ بھی بعض کے قول میں یوں لکھا ہے کہ مقلد جہاں قول امام کی تقلید کر چکا اب اس سے نہیں پھر سکتا۔ ورنہ جس کی چاہے تقلید کرے۔
سائل نے ناقص بات نقل کی۔ پوری بات یہ تھی اور اس میں ہر طرح غیر مقلدوں کا رد تھا۔ بعد تقلید نہیں پھر سکتا۔ یہ تو صاف غیر مقلدوں کا رد ہے۔ اور اس کے قبل جس کی چاہے تقلید کرے۔ یہ اور زیادہ غیر مقلد ہی کا رد ہے۔ کیونکہ ہر مسئلے میں اللہ جل جلالہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ایک ہی ہوگا۔ وہ مختلف حکم نہ فرمائیں گے۔ کہ ایک ہی چیز کو جائز بھی فرمادیں اور ناجائز بھی یا واجب بھی فرمادیں اور حرام بھی۔ مگر مجتہدین یہ آپس میں مختلف ہیں تو جن میں بعض نے اختیار دیا کہ جس کے قول پر چاہے عمل کرے۔ اس کا صاف مطلب غیر مقلدوں کے نزدیک یہ ہوا کہ جائز ہے۔ چاہے خدا و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موافق چلے چاہے مخالف۔ تو ان میں بعض نے غیر مقلدوں کے طور پر ہر مجتہد کو اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اصل حاکم بنالیا کہ کسی مجتہد کا قول دیکھ لو اور عمل کر لو۔ چاہے خدا و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موافق ہو یا مخالف۔ تو یہ بعض جو غیر مقلدین کے نزدیک مقلدین امام واحد سے بھی بڑھ کر مشرک ہیں۔ ان کے قول سے سند لانا محض دھوکہ ہے ایک ہی قول پر ہمیشہ عمل ہو تو یقینی مخالفت خدا و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہ ہوئی۔ ممکن ہے اس کے سب قول مطابق حکم خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو۔ لیکن جب اختیار دیا گیا کہ ہر بات میں جس قول پر چاہو عمل کرو اور ان میں مطابق حکم خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی ہوگا۔ باقی مخالف ہیں تو دیدہ و دانستہ قصداً خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی

اجازت ہوئی۔

سوال ۲۸: کتاب حجۃ اللہ البالغہ کو آپ جانتے ہیں اور یہ اہلسنت وجماعت کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: جواب مطابق نمبر ۲۵

سوال ۲۹: حجۃ اللہ البالغہ میں عبارت ذیل درج ہے۔ علم انّ الناس ماکانو قبل المائۃ الرابعۃ مجتمعین علی التقلید الخالص لمذہب واحدٍ لغیہ۔ یعنی لوگ چوتھی صدی کے قبل کسی ایک خاص مذہب کی خالص تقلید پر متفق نہ تھے؟

جواب: یہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ کے اکثر نسخوں میں نہیں ہے صرف ایک نسخے میں ہے جو کہ تتمہ بناکر الحاق کی گئی ہے۔ چھاپنے والے نے اُسے حاشیہ پر ظاہر کر دیا ہے اور یہ عبارت خود انہیں مصنف کی کتاب مسمّٰی بہ انصاف کے خلاف ہے۔ دو صدی کے بعد ایک امام معین کا مذہب لینا مسلمانوں میں شائع ہوا کم کوئی ایسا نہ کرتا اور اس وقت وہی واجب تھا۔ اور اتنا تو اس حجۃ اللہ البالغہ کی اس عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ تیسری صدی تک بھی تقلید شخصی خالص موجود تھی گو اس پر اجماع نہ تھا پھر تو اس پر سب کا اجتماع ہو گیا۔

سوال ۳۰: اور حجۃ اللہ البالغہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں ثم بعد ھٰذ القرون کان ناس آخرون ذھبوا یمیناً و شمالاً وحدث فیھم امورٌ۔ یعنی پھر ان زمانوں کے لوگ ہوئے جو داہنے اور بائیں چل نکلے اور اُن میں کئی باتیں پیدا ہو گئیں۔

جواب: یہ بھی اسی تتمہ میں ہے۔ جس سے اکثر نسخے خالی ہیں۔

سوال ۳۱: اور حجۃ اللہ البالغہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

منھا انھم بالتقلید فی صدورھم دبیب النمل،

وھم لا یشعرون۔

جواب: یہ بھی اسی تتمہ میں ہے۔ یہ عبارت بھی سائل نے ناقص نقل کی ہے۔ اس کے بعد جو امور مصنف نے لکھے ہیں، اُن سے ظاہر ہے کہ خالص تقلید شخصی وہ دینی ضرورتیں جانتے ہیں اور یہ کہ ان کے اعتراضوں کا تصفیہ اور مقدمات کا انصاف کے ساتھ فیصلہ اور ظلم کا انسداد ہیں اور مصنف نے رسالہ انصاف میں تصریح کی، یہ ایک راز خدا کا ہے کہ علماء کے دل میں ڈال دیا اور علماء کو اس کا پیرو کر دیا، اور اپنے دوسرے رسالے عقد الجید میں ایک باب اس لئے لکھا ہے کہ پیروی مذاہب اربعہ پر تاکید اور ان سے باہر ہونے کی سخت ممانعت ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان چاروں مذہبوں سے روگردانی کرنے میں بڑا فساد ہے تو انھیں مصنف کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر مقلدین بڑے مفسد ہوتے ہیں۔

سوال ۳۲: جن لوگوں کا مذہب ہر ہر مسئلہ میں قرآن و حدیث یعنی جن لوگوں کا مذہب یہ ہے جو مسئلہ قرآن مجید یا حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے اسی کو وہ مانتے ہیں اور اسی کو لائق پابندی جانتے ہیں اور کسی رسم و رواج کو یا کسی کے قول و فعل کو جس کی سند قرآن مجید و حدیث شریف سے نہ ہو نہیں مانتے اور نہ لائق پابندی جانتے ہیں۔ اُن کے اس مذہب کی ابتدا کب سے ہے؟

جواب: یہ مذہب کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر قرآن و حدیث سے مسئلے لے کر امام کے قول کی سند نہ مانے یہ قرآن و حدیث سب کے خلاف ہے۔ یہ مذہب نہ زمانۂ رسالت میں تھا نہ زمانۂ صحابہ میں اور نہ زمانہ تابعین میں۔ بلکہ نئے منکر جاہلوں کے کان میں شیطان نے پھونکا کہ تم کیا کم ہو جو ایسے صحابہ و ائمہ کی پیروی کرو۔ قرآن سمجھنے کو کچھ علم درکار نہیں۔ ہر جاہل اپنی گرھبت پر چلے،

سوال ۳۳: ایسے لوگ جن کا مذہب جواب نمبر ۳۲ میں درج کیا گیا ہے مسلمان اہلسنت وجماعت ہیں یا نہیں؟

جواب: ایسے لوگ ہرگز سنی مسلمان نہیں۔

سوال ۳۴: اسلام میں اصلی قانون کیا ہے؟

جواب: فقط کلام اللہ شریف۔

سوال ۳۵: اسلام میں اصلی قانون قرآن مجید و حدیث شریف ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث بھی اصلی قانون نہیں بلکہ قرآن مجید کی تابع ہے۔ کلام مجید ہی نے حکم فرمایا ہے کہ حدیث و اجماع و ائمہ کی اطاعت کرو۔ اسی لئے چار اصول ٹھہرے۔

سوال ۳۶: جب باخورہا مسلمانوں میں کسی امر میں نزاع اور اختلاف واقع ہو تو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اصلی قانون کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے یا نہیں؟

جواب: قانون اصلی اور قانون تابع دونوں کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے اور وہ بھی حقیقتاً قانون اصلی ہی کی طرف رجوع ہے کہ قانون تابع قانون اصلی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم۔ دیکھو اس آیت نے قانون تابع یعنی مجتہدین کی طرف رجوع کا حکم دیا اور قیاس آئمہ کو ثابت کیا ہے۔ دیکھو معالم التنزیل وغیرہ۔ غیر مقلدین اس قانون تابع کی طرف رجوع کے منکر ہو کر خاص حکم قانون اصلی کے منکر ہو بیٹھے۔

سوال ۳۷: مسلمان کی کیا تعریف ہے اور مسلمان کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جو تمام ضروریات دین کو مانتا ہو اور کوئی علامت تکذیب کی نہ رکھتا ہو دیکھو مواقف شرح۔

سوال ۳۸ : یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرے اور صدق دل سے اس پر اعتقاد رکھے وہ مسلمان ہے؟

جواب : ہاں صدق دل سے مانے تو ضرور مسلمان ہے اور وہ یوں ہی ہوگا کہ ضروریات دین سے کسی چیز کا انکار نہ کرے ورنہ نری کلمہ گوئی کافی نہیں۔

سوال ۳۹ : مسئلہ ۳۸ حدیث شریف کا مسئلہ ہے یا نہیں؟

جواب : حدیث شریف میں سارا کلمہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ دونوں آئے ہیں اور مراد وہی ہے جو اس سے پہلے نمبر میں گزری۔

سوال ۴۰ : حدیث ذیل صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث ہے یا نہیں۔ ما من احدٍ یشھد ان لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ وان محمد رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرے اور صدق دل سے اس پر اعتقاد رکھے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کردے گا؟

جواب : ہے، اور صدقا من قلبہ اسی لئے فرمایا نری کلمہ گوئی مسلمان ہونے کو کافی نہیں۔

سوال ۴۱ : جو شخص مسئلہ ۳۸ پر ثابت قدم رہے، چاہے اس کے دیگر افعال کیسے ہی ہوں وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب : جواب اوپر کے انہیں نمبروں میں گزرا ہے۔

سوال ۴۲ : ابو داؤد صحاح ستہ میں سے ہے یا نہیں؟

جواب : ہے۔

سوال ۴۳ : صحاح ستہ اہلسنت و جماعت کی کتابوں میں سے ہے یا نہیں؟

جواب : اہل سنت کی کتب حدیث میں سے صحاح ستہ بھی ہیں۔

سوال ۴۴ : حدیث ذیل سنن ابوداؤد میں ہے یا نہیں ؟

ثلٰثٌ من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ ولا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں۔ جن میں ایک بات یہ ہے کہ جو شخص کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے۔ اس کے بارے میں رد کو زبان کو، اس کو نہ تو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے کافر کہو نہ اس کو کسی فعل کی وجہ سے اسلام سے خارج کرو۔

جواب : یہ انہیں حدیثوں میں سے ہے جن کا بیان دو تین نمبر اوپر ہو چکا کہ یہاں فقط لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہی ذکر نہیں، اور مراد وہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

سوال ۴۵ : دین اسلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت میں مکمل ہو چکا تھا یا نہیں ؟

جواب : بے شک، اور یوں ہی ہوا کہ کچھ احکام قرآن و حدیث میں مذکور ہوئے باقی نہیں۔ حق تعالیٰ نے راہ اجتہاد کھولی اور مجتہدین پیدا کئے۔ اور ان کا اتباع فرض کیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو لاکھوں احکام کہ سے قرآن و حدیث خالی رہتے اور دین نامکمل ٹھہرتا۔

سوال ۴۶ : آیۂ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم سب کے پیچھے نازل ہوئی یا نہیں۔ یعنی اس آیت کے بعد بھی کوئی نیا حکم نازل ہوا یا نہیں ؟

جواب : یہ آیت سب کے بعد نازل نہ ہوئی۔ اس کے بعد اور احکام بھی اترے جیسے آیت ربا آیت دین، آیت خیرات اور شاید کوئی اور ہے۔ اس وقت میری یاد میں نہیں۔ دیکھو تفسیر اتقان صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ

سوال ۴۷: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیغمبری ختم ہوگئی یا نہیں؟ اور اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بنص قطعی قرآن نبوت ختم ہوگئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ آپ کے دین میں مجتہدین ہوں اور مسلمانوں پر مجتہدوں کی پیروی فرض ہو کہ وہ وقائع جن کا ذکر قرآن مجید و حدیث شریف میں نہیں اپنی رائے سے ان میں حکم شرعی قائم فرمالیں۔ ورنہ یہ احکام مجمل رہ جاتے کہ قرآن و حدیث میں ذکر نہیں اور کوئی نبی تازہ ہو سکتا نہیں۔ تو مجتہدین اگر نہ ہوتے یا ان کا حکم حکم شرع نہ ٹھہرتا تو یہ احکام کیونکر معلوم ہو سکتے۔

سوال ۴۸: اہلسنت وجماعت کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جو سواد اعظم مسلمین کے پیرو ہیں جس کے اتباع کا متواتر حدیثوں میں حکم ہے۔ اور حدیث نے مذہب حق کی عام فہم تعریف بیان فرمائی ہے۔ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو۔ جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔ غیر مقلدین بہت قلیل ہیں۔ خود حجۃ اللہ البالغہ کی اسی عبارت میں جس کے چند ناقص ٹکڑے سائل نے نقل کیے صاف لکھا ہے کہ ان چار مذہبوں کی تقلید درست ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اگر کوئی اس کا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

سوال ۴۹: شرح عقائد نسفی کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب : ہاں ہے اور اصل کلی مطابق نمبر ۲۵

سوال ۵۰ : شرح عقائد نسفی میں اہلسنت وجماعت کی تعریف ذیل کے مطابق لکھی ہے یا نہیں ؟ القاب خادمۃ السنۃ ومضی علیہ الجماعۃ فسموا اھل السنۃ والجماعۃ یعنی اہلسنت وجماعت کا نام اس وجہ سے اہل سنت وجماعت ہوا کہ انھوں نے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجماعت صحابہ کی پیروی کی۔

جواب : پوری عبارت دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس میں کچھ لفظ رہ گئے ہیں۔ اور یہ وجہ تسمیہ ہے تعریف نہیں۔ اور جماعت کے ترجمہ میں صحابہ کی قید سائل نے اپنی طرف سے لگادی ہے۔ پھر غیر مقلدین صحابہ کی بھی تقلید نہیں کرتے نہ اجماع کو مانتے ہیں۔ تو یوں بھی اہلسنت کے مخالف ہوئے۔

سوال ۵۱ : توضیح وتلویح کو آپ مانتے ہیں یا نہیں ؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں ؟

جواب : ہے۔ بدستور نمبر ۲۵

سوال ۵۲ : توضیح وتلویح میں اہلسنت کی تعریف ذیل لکھی ہے یا نہیں ؟ اھل السنت والجماعۃ ھم الذین طریقھم طریق رسول اللہ۔ یعنی اہلسنت وجماعت وہ لوگ ہیں جن کا طریقہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

جواب : یہ عبارت اس طرح توضیح وتلویح میں نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ کلام ثبوت اجماع میں لکھا ہے۔ اور کتاب میں اس کے بعد وصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی ہے جسے سائل نے ساقط کردیا۔ تو اس عبارت کی رو سے بھی غیر مقلدین کہ طریقہ

صحابہ کو حجت نہیں مانتے اور اہلسنت سے خارج ہوئے۔

سوال ۵۳: کتاب حجۃ اللہ البالغہ جس کا بیان نمبر ۲۸ میں ہو چکا ہے اس کتاب میں اہل سنت وجماعت کی تعریف ذیل لکھی ہے یا نہیں؟ لما ظهر اعجاب كل ذى رائى برايه وتشعبت بهم السبل اختار قوم ظاهر الكتاب والسنة و عضوا بنواجذهم على عقيدة السلف وهم اهل السنة یعنی جب لوگوں کے طریقے مختلف ہو گئے اور ہر اہل رائے کا اپنی رائے پر خوش ہونا ظاہر ہو گیا تو ایک قوم نے صاف صاف قرآن وحدیث کو اختیار کیا اور سلف کے عقائد کو مضبوط پکڑا یہی لوگ اہل سنت ہیں۔

جواب: یہ عبارت اس وقت میرے خیال میں نہیں۔ معلوم نہیں سائل نے اس میں کچھ قطع وبرید کی ہو۔ پھر بھی اس سے غیر مقلدوں کا اہلسنت سے خارج ہونا ثابت ہے کہ سلف کے عقائد سے تسلیم اجماع وقیاس وتقلید بھی تھی۔ غیر مقلدوں نے انہیں نہ پکڑا ایک لخت چھوڑا۔

سوال ۵۴: غنیۃ الطالبین کو آپ جانتے ہیں یا نہیں اور یہ کتاب حضرت پیران پیر یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے یا نہیں؟

جواب: اس کتاب کی تصنیف حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہونے میں شبہ ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ ہرگز ثابت نہیں۔

سوال ۵۵: غنیۃ الطالبین میں اہلسنت وجماعت کی تعریف ذیل لکھی ہے یا نہیں؟ فعلى المومن اتباع السنة والجماعة فالسنة ما سنه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

وجماعة ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی ہر مسلمان پر لازم ہے کہ سنت و جماعت کی پیروی کرے۔ سنت سے مراد طریقہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور جماعت سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر کل صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متفق ہوں۔

جواب: یہ عبارت بھی اس وقت مظہر کو یاد نہیں۔ اور اس قدر سے غیر مقلدین کا اہلسنت سے نہ ہونا ثابت ہے کہ اس میں تقلید جماعت لازم۔ اجماع صحابہ کو حجت ماننا لازم۔ غیر مقلدین ان دونوں باتوں کے منکر ہیں یوں کہ وہ تو قرآن و حدیث کے سوا کسی کی سند مانتے ہی نہیں۔

سوال ۵۶: مذہب کے حق ہونے کی کوئی شناخت ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔

سوال ۵۷: اگر مذہب کے حق ہونے کی شناخت ہے تو کیا ہے؟

جواب: سواد اعظم مسلمین کی مطابقت۔ جس کا بیان اوپر گزرا۔

سوال ۵۸: مذہب کے حق ہونے کی یہ بھی کوئی شناخت ہے یا نہیں کہ ایک زمانہ میں ایک ملک کے باشندگان اور اس ملک کی سلطنت کا وہ مذہب ہو یا وہ مذہب رہا ہو۔

جواب: جس ملک کے لوگ اہل سنت ہوں اور قدیم سے اس میں ایک عقیدہ رہا ہو اور اب لوگ اس کی مخالفت کریں اور خصوصاً جبکہ وہ مخالفت سلطنت اسلام جانے کے بعد ہو۔ تو یہ ضرور دلیل ہے کہ یہ نئی مخالفت باطل ہے اور مذہب حق وہی تھا جو قدیم سے چلا آتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں باطل مذہب والوں کی یہی پہچان بتائی کہ یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم

ولا آباءکم وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سُنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے اور فرمایا کہ فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ ان سے دور بھاگو انھیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ دیکھو صحیح مسلم یہ حدیث بھی حکم فرما رہی ہے کہ اہلسنّت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے نہ اٹھیں، عوام خراب ہوں۔

سوال ۵۹: مشکوٰۃ شریف کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ اہلسنت وجماعت کی حدیث کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔

سوال ۶۰: مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے مذہب حق کی شناخت کے بیان میں۔ یہ ہے یا نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما انا علیہ واصحابی یعنی حق مذہب وہ طریقہ ہے جو میرا اور میرے کل اصحاب کا طریقہ ہے۔

جواب: ہے۔ اور اس کی پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے نہیں۔ کہ اجماع وقیاس وتقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کا تھا یہ اس سے منکر ہیں۔

سوال ۶۱: طحطاوی کو آپ جانتے ہیں یا نہیں، اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہے مطابق ۲۵

سوال ۶۲: طحطاوی میں یہ عبارت ذیل دربارۂ شناخت حقیقت مذہب کے درج ہے یا نہیں؟ فان قلت ما وقومك على انك على صراط مستقیم وكل واحد من هذه الفرق یدعی

انہٗ علیہ قلت لیس ذالک بالادعاء بل بالنقل عن جہابذۃ الصحابۃ وعلمائے اہل الحدیث الذین جمعوا صحاح الاحادیث فی امور رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم واحوالہ واقوالہٗ وحرکاتہ وسکناتہ واحوال اصحابہ والذین اتبعوھم باحسان مثل الامام البخاری ومسلم وغیرھما من الثقات المشھورین الذین اتفق اہل المشرق والمغرب علی صحۃ مارؤوہ فی کتبھم من امور النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ (الی آخرہ) یعنی اگر تو یہ سوال کرے کہ تو یہ کیوں کر جان سکتا ہے کہ راہ راست پر تو ہی ہے۔ حالانکہ ہر ایک فرقہ اپنے راہ راست پر ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی فرقے کے مجرد کے ایسا دعویٰ کر دینے سے اس فرقے کا راہ راست پر ہونا ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ راہ راست پر ہونا ایسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ صحیح صحیح حدیثیں جن کو امام بخاری و امام مسلم وغیرہ ہی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات میں اپنی کتابوں میں جمع کیں۔ ان پر پیش کئے جائیں، پھر دیکھا جائے کہ ان حدیثوں کے مطابق اصول و فروع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کون پیرو ہے اور کون نہیں جو پیرو ہے وہ حق ہے اور جو ایسا نہیں ہے وہ باطل۔

جواب: یہ بات تو لیقیناً یوں نہیں ہے۔ اس میں سائل نے بڑی قطع و برید کی ہے۔ اس کے متصل بلا فاصلہ اس سے قبل کتاب میں ہے کہ آج اہل سنت ان چار مذاہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہیں

مجتمع ہیں جوان چار سے خارج ہے۔ بدمذہب جہنمی ہے اور خود اتنے ٹکڑے میں جو مسائل نے ذکر کیا، تقلید صحابہ کا ذکر موجود ہے نیز صحیح حدیثیں اور سیرت صحابہ اور اجماع و قیاس و تقلید کی نسبت ہیں اور غیر مقلدین اس کے منکر، یوں بھی اہلسنت سے خارج ہیں۔

سوال ۶۳: مسجد عام مسلمانوں کے واسطے ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ کہ بچہ اور مجنوں اور مجذوم اور برص اور بدبو کے زخم والے اور کچا لہسن پیاز کھانے والے اور مفسد اور موذی یہ سب بھی مسلمانوں میں داخل ہیں اور شرع نے انہیں مسجد میں آنے کا حق نہ دیا بلکہ مسجد سے دور کرنے کا حکم دیا۔

سوال ۶۴: مسجد میں عام مسلمان نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اس کا جواب ابھی بیان ہو چکا ہے۔

سوال ۶۵: مسجد واسطے عبادت عام کے ہیں یا نہیں؟

جواب: جواب بشرح صدر۔

سوال ۶۶: از روئے قرآن و حدیث ایسی کوئی مسجد ہے یا نہیں جس میں صرف ایک ہی فرقہ و مذہب کے مسلمان نماز پڑھ سکتے ہوں؟

جواب: اہلسنت کی سب مسجدیں ایسی ہی ہیں جن میں ان کے غیروں، مفسدوں، موذیوں اور ایسے لوگوں کو جن کے آنے سے مسجد کے نمازیوں کو نفرت ہو یا فتنہ فساد اٹھے آنے تک کی اجازت نہیں نماز پڑھنا تو بڑی بات ہے۔

سوال ۶۷: از روئے قرآن و حدیث ایسی کوئی مسجد ہے یا نہیں جس میں کسی کو نماز پڑھنے اور عبادت الٰہی بجالانے سے روک سکتے ہیں؟

جواب: جواب بار بار گزرا۔

سوال ۶۸: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟ وَمَنْ اَظْلَمُ

مِمَّنْ مَنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ یعنی
اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے یعنی
اس بات سے کہ ان میں خدا کا ذکر کیا جائے، منع کرے۔
جواب: سائل نے پوری آیت نقل نہ کی اور ترجمہ میں بھی مغالطہ دیا ہے
آیت میں اس کے بعد یہ فرمایا ہے۔ وسعیٰ فی خرابھا اولٰئک ما
کان لھم ان ید خلوھا الا خائفین اور اس کا ترجمہ یوں
ہے کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا کی مسجدوں کو ان میں خدا کا نام
نام لئے جانے سے روک دے۔ اور ان کے ویران کرنے میں کوشش کرے
ان لوگوں کو نہیں پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے۔ سائل
نے ترجمہ یہ کیا کہ مسجدوں سے روکے حالانکہ آیت میں یہ ارشاد ہوا کہ مسجدوں
کو روکے۔ کسی شخص کو روکنا اور بات ہے اور مسجدوں کو یاد خدا سے
روک دینا اور بات۔ اگر بعض اشخاص کسی وجہ شرعی کے سبب مسجدوں
سے روکے گئے اور صدہا نمازی ان میں نماز پڑھ رہے ہیں تو یہاں اُن
شخصوں کا روکنا ہوا، مسجدوں کا روکنا نہ ہوا جس کا اس آیت میں ذکر ہے
کہ مسجدوں میں تو یاد خدا ہو رہی ہے۔ مسجدوں کا روکنا اس وقت ہو کہ
کسی کو ان میں عبادت نہ کرنے دیں۔ مسجدوں کی ویرانی میں کوشش کرنے
والے وہی لوگ ہیں جو اپنی مسجد ہوتے ہوئے دوسروں کی مسجد پر قبضہ
چاہیں اور فتنہ اٹھائیں کہ اس کے انجام میں جو فریق قید میں پہنچے گا اس کی مسجد
ویران ہوگی۔ ہر فریق اپنی اپنی مسجد میں نماز پڑھا کرتا تو سب مسجدیں امن
و امان سے آباد رہیں۔
سوال ۶۹: ہدایہ کو آپ مانتے ہیں یا نہیں۔ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟
جواب: ہے۔
سوال ۷۰: ہدایہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ لان المسجد مالا

یکون لاحد فیہ حق المنع ۔ یعنی مسجد ایک ایسی جگہ ہے۔
جس میں کسی کو عبادت الٰہی سے روکنے کا حق نہیں ۔

جواب : یہاں بھی سائل نے پوری بات ذکر نہ کی ۔ یہاں اس کا ذکر ہے کہ آدمی اپنے گھر کے وسط کو مسجد کرے اور چاروں طرف اپنی ملک رکھے جس کے سبب اسے ممانعت عام کا اختیار ہو کہ اصلاً کسی کو نہ آنے دے، ایسا حق مسجد میں کسی کو نہیں ہوتا ۔

سوال ۱۱ : فتح القدیر اور شامی کو آپ جانتے ہیں یا نہیں اور یہ آپ کی کتابیں ہیں یا نہیں ؟

جواب : ہیں بدستور نمبر ۲۵

سوال ۱۲ : فتح القدیر اور شامی میں عبارت ذیل درج ہے ۔ لانہ یشبہ المنع من الصلاۃ وھو حرام قال تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ ۔ یعنی مسجد کے دروازے کو قفل لگانا اس لئے مکروہ ہے کہ یہ قفل لگانا گویا مسجد میں نماز سے روکنا ہے اور یہ حرام ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے یعنی اس بات سے کہ ان میں خدا کا نام ذکر کیا جائے منع کرے ۔

جواب : یہ بھی منع کلی کا ذکر ہے کہ جب قفل پڑا ۔ کوئی نہ آ سکے گا ۔ اور اصل بات یہ ہے کہ نماز سے روکنے کی نیت اور بات ہے اور فتنہ و فساد کو وہاں سے روکنے کی نیت اور ۔ وہ منع ہے اور اس کا حکم جواز ہے ۔

سوال ۱۳ : مقلدین اور غیر مقلدین میں باخود شادی بیاہ ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب : جو کلمہ گو ہو کر ضروریات دین کا منکر ہو اس سے شادی بیاہ کسی

طرح نہیں ہو سکتا۔ کوئی جاہل اگر کر بیٹھا تو اس کی سند نہیں۔ کہ لوگ تو زنا
تک کرتے ہیں۔

سوال ۷۴: غیر مقلد باپ کا ترکہ مقلد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں مل سکتا ہے۔ بہ طریق ارث، خواہ بر وجہ فئے جبکہ فئے میں اس کا
حق ہو یا فقیر یا عالم وغیرہ

سوال ۷۵: مقلد باپ کا ترکہ غیر مقلد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں؟

جواب: بحکم فقہہ نہیں پہنچ سکتا ہے کہ جس کی بدعت کفریہ ہو وہ مرتد کے
حکم میں ہے۔ دیکھو ھدایہ و درر و غرر و مجمع الانہر وغیرہ۔

سوال ۷۶: مسلمان اور کافر میں شادی بیاہ ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں ہوتا ہے جبکہ عورت صاحب کتاب ہو۔

سوال ۷۷: کافر کا ترکہ مسلمان کو ملتا ہے یا نہیں؟

جواب: ملتا ہے جبکہ وہ کافر مرتد ہو کر اب اس کا کسب اسلام مسلمان وارثوں
کو پہنچے گا۔ اور کسب ردت فقرائے مسلمین کو۔

سوال ۷۸: مسلمان کا ترکہ کافر کو ملتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال ۷۹: چاروں اماموں کی تقلید کا مذہب کس سے جاری ہوا؟

جواب: اصل مذہب صحابہ کے ہیں۔ اور ان کی اصل حدیث اور اس کی اصل
قرآن اماموں کی تقلید بعینہ انہیں کا اتباع ہے جو زمانہ رسالت سے
جاری ہے۔ اس قسم کا اعتراض رافضیوں نے ہم اہلسنت پر کیا تھا۔
اور تحفہ اثنا عشریہ میں اہلسنت کی طرف سے اس کا یہی جواب دیا
دیکھو کید ۸۵

سوال ۸۰: خود چاروں ائمہ اور ان کے شاگردوں نے تقلید کے بارے میں کچھ فرمایا ہے یا نہیں؟
جواب: ہاں غیر مجتہد کو ہمیشہ تقلید کا حکم دیا ہے۔ عبارت مذکور حجۃ اللہ البالغہ کی ہے جسکے ناقص ٹکڑے سائل نے نقل کئے۔ اس کی تصریح ہے۔ نیز آئمہ کا لاکھوں مسائل نکالنا اور مدون کرنا جن کی انہیں خود بھی حاجت نہ پڑتی۔ اگر دوسروں کے عمل کے لیئے نہ تھا تو کیا معاذ اللہ لغو حرکت تھی جس میں انہوں نے اپنی تمام عمر گراں بہا کو صرف فرمایا۔
سوال ۸۱: خود چاروں اماموں نے اپنی اپنی تقلید کرنے سے منع فرمایا ہے یا نہیں؟
جواب: ہر گز نہیں۔ ہاں اپنے شاگردوں میں جو منصب اجتہاد تک پہنچے انہیں اجتہاد کا حکم دیا ہے۔
سوال ۸۲: تفسیر مظہری میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقول صحابتہ۔ یعنی میرے قول کو بمقابلہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقول صحابہ کے چھوڑ دو۔
جواب: یہ قول بے سند ہے اور اس کے مخاطب وہی تلامذہ تھے جو منصب اجتہاد تک پہنچے جیسے ابو یوسف و محمد و زفر و حسن بن زیاد۔
سوال ۸۳: تفسیر مظہری میں امام ابوحنیفہ کا قول مذکور ذیل ہے یا نہیں؟ اذا صح الحدیث فھو مذھبی۔ یعنی جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔

جواب: صحت سے مراد صحت فقہیہ ہے جس کی رو سے بربنائے حدیث اسے فتویٰ دینے کا اختیار ہو۔ حجۃ اللہ البالغہ کی اسی عبارت میں ہے کہ جو چار لاکھ حدیثیں جمع کر چکا ہو۔ وہ بھی حدیث سے فتویٰ دینے کے لائق نہیں۔ اور پانچ لاکھ میں بھی صرف لیاقت کی امید ہے یقین نہیں۔ غیر مقلدین کہ حدیث سے فتویٰ دیا چاہتے ہیں۔ اگر ہندوستان بھر کے جمع ہو جائیں تو یا درکھنا کیسا اپنے پاس کی تمام کتابیں اکٹھا کر کے بھی ایک لاکھ حدیث صحیح نہیں گنا سکتے۔ پانچ لاکھ تو بہت ہیں۔

کتاب کے ورقوں میں لکھا ہونا کافی نہیں۔ اپنے لئے نظر ہونا ضروری ہے۔ اس کا حال امتحان سے کھل سکتا ہے کہ سب کتابیں درکنار فقط صحاح ستہ بلکہ ان میں سے ایک ہی کتاب کی سب حدیثیں بھی ایک وقت میں پیش نظر ہونی دشوار ہیں۔ اگلے علماء کو اکثر بارہا دھوکے ہوئے کہ سب سے مشہور تر کتاب صحیح بخاری میں حدیث موجود تھی۔ ان کی نظر نہ پہنچی تو آج کل کے ناقصوں کا کیا ٹھیک ہے۔

سوال ۸۴: حجۃ اللہ البالغہ جس کا بیان نمبر ۲۸ میں ہو چکا ہے اس میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ لا ینبغی لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی۔ یعنی جو شخص میری دلیل کو نہ جانے اس کو لائق نہیں کہ میرے قول کے موافق فتویٰ دے۔

جواب: یہ عبارت بھی اسی تتمہ کی ہے جو صرف ایک نسخے میں ہے اور میں اپنی یقینی یاد سے کہتا ہوں کہ اس کی نقل میں سائل نے بہت قطع و برید کی۔ یہاں یہ بیان ہے کہ مجتہد مطلق استنباط کرلے گا یعنی خود احکام

نکالے گا۔ اور مخرج کی وہ بھی ایک قسم کا مجتہد ہے۔ مجتہد مطلق کے نکالے ہوئے مسائل میں ترجیح پر نظر کرے گا۔ ان کے سوا تمام لوگ صرف تقلید کریں گے ائمہ نے اسی کی وصیت کی ہے۔ اس کے بعد امام ابوحنیفہ کا یہ قول ہے۔ اور اس کے سوا امام شافعی امام مالک۔ امام احمد اور شاید امام ابو یوسف وغیرہ۔ ہمارے امام کے بعض شاگردوں کے اقوال بھی اس معنے میں نقل کئے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اقوال مجتہد کے لئے ہیں نہ کہ عام لوگوں کے لئے جنہیں خود لکھا کہ تمام آئمہ ان کو تقلید کی وصیت فرماتے رہے اور خصوصاً اس قول میں تو لفظ افتاء موجود ہے اور اس زمانہ میں مفتی کہتے تھے مجتہد کو ہی دیکھو مسلم الثبوت و فتح القدیر و ردالمختار۔

سوال ۸۶: اور حجۃ اللہ البالغہ میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل درج ہے یا نہیں؟ ما من احد الا وما خوذ من کلامہ و مردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یعنی بجز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی ایسا نہیں ہے جس کی ساری باتیں قبول یا ساری باتیں قابل تردید ہوں۔ یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے ہیں جن کی ساری باتیں قابل قبول ہیں دوسرا کوئی ایسا نہیں

جواب: یہ امام کا وہ قول ہے جس کا ذکر ابھی ہوا۔ اور یہ ضرور صحیح ہے اسی لئے مفتی۔ بہ قول پر عمل ہوتا ہے۔

سوال ۸۷: اور حجۃ اللہ البالغہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ اذ صح الحدیث فھو امذھبی واذ

رائتم کلامی یخالف الحدیث فاعملوا بالحدیث و
اضربوا کلامی الحائط ولا تقلدنی فی کل ما اقول وانظر
فی ذالک بنفسک فانہ دین ولا حجۃ فی قول احد
دون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان
کثروا ولا فی قیاس ولا فی شیئ وما ثمہ الا طاعۃ
اللہ ورسول اللہ بالتسلیم یعنی جب حدیث صحیح ثابت ہو
جائے تو وہی میرا مذہب ہے اور جب میرے کلام کو حدیث کے خلاف
دیکھو تو حدیث ہی پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر مار دو۔ اور ہر
بات میں میری تقلید نہ کر۔ تو خود ہی اپنے سے اس میں غور کرے اس
لئے کہ یہ دین ہے اور بجز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور کسی
کا قول حجت نہیں۔ اگرچہ اس قول کے قائل بہت ہوں اور نہ کسی کا قیاس
حجت ہے اور نہ کوئی چیز حجت ہے۔ یہاں تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ہے اور بس۔

جواب: یہ امام شافعی کا وہی قول ہے جس کا ذکر اگلے نمبر میں گزرا اور اگر میری
یاد غلطی نہیں کرتی ہے تو اس میں سائل نے ایک کاروائی اور کی ہے
مجھے یاد ہے کہ یہاں لاتقلدنی سے پہلے یا ابراھیم کا لفظ تھا
جسے سائل نے اڑا دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ خطاب اپنے
شاگرد مجتہد امام ابراہیم مدنی سے ہے نہ کہ زید و عمر سے۔ اور بیشک
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد حجت ہے۔ اسی لئے اجماع و قیاس
حجت ہوئے کہ انہیں کے ارشاد سے ثابت ہیں اور اسی لئے قول صحابہ اور
قول ائمہ حجت ہوا۔ اور انہیں نے ان کی اتباع کا حکم پہنچایا اور فرمایا

اور یہ قیاس جس کی اس قول امام شافعی میں نفی ہے قیاس غیر شرعی ہے جو غیر مجتہد کا قیاس ہے۔ ورنہ خود امام شافعی قیاس فرماتے ہیں جس کی اسی عبارت حجۃ اللہ البالغہ میں تصریح ہے۔ علاوہ بریں جب یہاں کلام مجتہد میں ہے تو ضرور ایک مجتہد کا قیاس دوسرے مجتہد پر حجت نہیں۔ امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور بیشک اللہ اور رسول کے سوا کسی کی اطاعت نہیں۔ انہیں کے حکم سے صحابہ اور ائمہ و حکام کی اطاعت واجب ہوئی غیر مقلدین ایسے اقوال سے یہ چاہتے ہیں کہ اماموں کے مطیع رہیں نہ حاکموں کے مطیع۔ مگر یہ خود اطاعت خدا و رسول کے خلاف ہے۔

سوال ۸۵: اور حجۃ اللہ البالغہ میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل درج ہے یا نہیں؛ لیس لاحد مع اللہ ورسولہ کلام ولا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا لاوزاعی ولا النخفی ولا غیرھم وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ یعنی اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی کا کوئی قول معتبر نہیں۔ نہ تو میری تقلید کر، نہ مالک کی، نہ اوزاعی کی اور نہ نخفی کی اور نہ کسی اور کی۔ احکام کو وہیں سے لے جہاں سے انہوں نے لئے ہیں۔

جواب: یہ امام احمد کا وہی قول ہے جس کا ذکر دو تین نمبر پیشتر کر چکا ہوں اور تو بھی وہیں سے احکام لے جہاں سے اگلے مجتہدین نے لئے۔ صاف دلیل ہے کہ خطاب مجتہد سے ہے۔

سوال ۸۶: اور حجۃ اللہ البالغہ میں امام ابو یوسف اور امام زفر رحمہما اللہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؛ لا یحل لاحد ان

یفتی بقولنا مالم یعلم من این قلنا یعنی کسی کو حلال نہیں کہ ہمارے قول کے مطابق فتویٰ دے، جب تک یہ نہ جان لے کہ ہم نے کہاں سے یعنی کس دلیل سے کہا ہے

جواب: اس کا بیان بھی اُسی نمبر میں گزرا ہے۔

سوال ۹۰: چاروں اماموں سے پہلے بھی کوئی تقلید کا مذہب جاری تھا یا نہیں؟ اگر جاری تھا تو کس امام کی تقلید کا مذہب جاری تھا۔ اور اس امام کی تقلید کس نام سے پکاری جاتی تھی اور اب اس امام کی تقلید جائز ہے یا نہیں۔ اگر نہیں جائز ہے تو کس نے منع کیا اور کب منع کیا اور کیوں منع کیا۔

جواب: چاروں اماموں سے پہلے اور بعد ہمیشہ تقلید ہوا کی اور ہوتی ہے۔ چاروں مذہب کا اتباع بعینہٖ اتباع صحابہ ہے کہ یہ مذاہب انھیں سے ماخوذ ہیں۔ اور ان کی اتباع سے نہ ممانعت تھی، نہ ہے۔ اسی عبارت حجۃ اللہ البالغہ میں تصریح ہے کہ مذہب امام ابوحنیفہ کی اصل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ اور حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب کے فیصلے ہیں اور یہ گروہ اس راہ سے جدا نہ ہوئے۔ چاروں اماموں سے پہلے اہلِ حق کسی ایسے خاص نام سے نہ پکارے جاتے تھے نہ وہ محمدی یا اہلِ حدیث کہلاتے، بلکہ اہلسنت وجماعت کے نام سے بھی مشہور نہ تھے۔ یہ نام بھی کئی صدی کے بعد غالباً امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے شائع ہوا ہے۔ دیکھو شرح عقائد نسفی وغیرہ۔ تو حنفی شافعی ناموں کا حدوث ایسا ہے جیسا اشعری ماتریدی۔ حالانکہ عقیدے یقیناً وہی ہیں جو نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ سے ماخوذ ہیں۔

سوال نمبر ۹۱: تقلید کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کچھ فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں بہت آیتوں اور حدیثوں میں حکم دیا ہے۔ پہلی آیت یایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور فرمانے پر چلو رسول اللہ اور اپنے علماء کے۔ صحیح یہ ہے کہ اس آیت میں اولی الامر سے مراد علماء ہیں۔ دیکھو زرقانی شرح مواہب۔ دوسری آیت ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم۔ جو معاملہ پیش آتا اگر اسے رسول اور اپنے عالموں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور وہ جو اپنی فکر سے باریک حکم نکالتے ہیں۔ خدا کا حکم جان لیتے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوا کہ استنباط پر مجتہدین ہی قادر ہیں۔ اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع کا حکم ہے اور نیز یہ کہ اولی الامر سے مراد علماء ہیں۔ کہ اس آیت کے بڑے مصداق ابوبکر و عمر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حاکم نہ تھے۔

آیت سوم: وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون مسلمان سب کے سب تو جانے سے رہے تو کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ میں سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں سمجھ حاصل کرتے اور واپس آکر ڈر سناتے

اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں۔

آیت چہارم: فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ہ علماء سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو، ہمیشہ علماء اس آیت سے وجوب تقلید پر استدلال کرتے رہے ہیں۔ دیکھو مسلم الثبوت وغیرہ اور حدیثیں تو اتنی کثیر ہیں کہ جنہیں میں اس وقت یاد پر لکھا ہی نہیں سکتا۔

سوال ۹۲: اگر فرماتا ہے تو کیا فرماتا ہے عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟ فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہٗ اولئک الذین ھدٰھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب ہ یعنی پس تو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دے جو ہر طرح کی باتیں سنتے ہیں پھر ان میں سے جو اچھی بات ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے راہ راست دکھلایا ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔

جواب: ہے۔ اور اس میں مجتہدین کو بشارت ہے اور یہ کہ احکام خود پہچاننے کی ہدایت انہیں کو ملی ہے۔ اور یہ کہ عقل کامل وہی رکھتے ہیں تو اس سے بھی تقلید کا ثبوت ہے۔

سوال ۹۳: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے کہ نہیں؟ ولا تقف مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔ یعنی جس بات کا تجھ کو علم نہ ہو اس کی پیروی مت کرو۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ کان اور آنکھ دونوں اور دل ان سب کی باز پرس ہوگی۔

جواب: ہے۔ مگر نقل میں دو جگہ غلطی ہوئی ہے اور اسی لئے غیر مجتہد پر تقلید

فرض ہوتی ہے کہ اسے بے اتباع مجتہد حکم الہٰی معلوم نہ ہوگا اور بے حکم کے معلوم کیئے عمل کی ممانعت فرمائی۔ دیکھو مسلم الثبوت و فصول البدائع و فواتح وغیرہ۔

سوال ۹۴: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟ واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لاتعلمون شیئا وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون۔ یعنی اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کیا۔ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تم کو کان دیئے اور آنکھیں دیں اور دل تاکہ تم شکرگزاری کرتے رہو۔

جواب: ہے۔ اور اسے نفیٔ تقلید سے کچھ علاقہ نہیں۔

سوال ۹۵: آیت کریمہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون۔ یعنی اہل ذکر سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے ہو میں الفاظ ذیل سے کیا مراد ہے؟ سوال ۱۔ اہل ۲۔ الذکر ۳۔ اھل الذکر ۴ بلحاظ سیاق وسباق جواب دیجیۓ۔

جواب: سوال دریافت کرنا۔ اہل ذکر قرآن ہے۔ اہل الذکر علمار کہ نہ جاننے کا علاج جاننے والوں ہی سے پوچھ کر ہو سکتا ہے۔ خصوص سبب کا اعتبار نہیں عموم لفظ کا ہے۔

سوال ۹۶: اس آیت میں نہ جاننے سے کس چیز کا نہ جاننا مراد ہے؟

جواب: ہر شئے کو دین میں جس کی حاجت ہو۔ دیکھو مسلم الثبوت۔

سوال ۹۷: امامت کے بارے میں حدیث شریف میں کیا ترتیب وارد ہوئی ہے یعنی حدیث شریف کی رو سے اول نمبر کا مستحق امامت کون ہے دوم نمبر کا کون؟

جواب: مختلف ترتیبیں آئی ہیں۔ دیکھو فتح القدیر و فصول البدائع وغیرہ

سوال ۹۸: حدیث ذیل صحیح مسلم کی حدیث ہے یا نہیں قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم القوم اقرأ ھم لکتاب اللہ تعالیٰ فان کانوا فی القرأۃ سواءً فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقومھم سناً۔ یعنی امامت وہ شخص کرے جو سب سے زیادہ قرآن داں ہو۔ اگر قرآن دانی میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو سب سے زیادہ حدیث داں ہو۔ اگر حدیث دانی میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو ہجرت میں سب سے پہلے ہو۔ اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو سن میں سب سے زیادہ ہو۔

جواب: یہ حدیث بھی مختلف الفاظ سے آئی ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول آخیر سے منسوخ ہو چکی ہے۔ دیکھو فتح القدیر و صحیحین بخاری و مسلم۔

سوال ۹۹: اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں کہ حق امامت بانیٔ مسجد یا اولاد بانیٔ مسجد کو ہے۔ ان کے رہتے ہوئے کسی کو حق نہیں ہے اگر ہو تو بیان فرمایئے؟

جواب: یہ حکم فقہ کا ہے اور کسی آیت یا حدیث میں اس کا رد نہیں۔

سوال ۱۰۰: اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں؟ کہ ایسا مسئلہ جو مذاہب اربعہ سے خارج ہو اگرچہ اہل حدیث کے مطابق ہو وہ مسئلہ باطل ہے اور اس پر عمل کرنے والا بدعتی اور ناری ہے اگر ہو تو بیان فرمایئے۔

جواب: میں ابھی حدیث سے بیان کر چکا ہوں کہ سواد اعظم سے جدا ہونے والا ناری

ہے اور یہ بھی ثبوت ہو چکا کہ ہزار برس سے مسلمانوں کا سواد اعظم انہیں
چار مذاہب میں محصور ہے نیز یہ بھی خود سائل کی پیش کردہ عبارت سے
بتا دیا کہ ان چار مذہبوں سے روگردانی میں بڑا فساد ہے اور فساد چھوٹا بھی
باطل ہے بڑا تو بڑا اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہ بحکم قرآن وحدیث
ناری ہیں۔

سوال ۱۰۱: اس بارے میں ائمہ اربعہ کا یا ائمہ میں کسی کا قول ہے یا نہیں کہ ایسا مسئلہ جو
مذاہب اربعہ سے خارج ہو اگرچہ آیت وحدیث کے مطابق ہو وہ مسئلہ باطل
ہے اور اس پر عمل کرنے والا بدعتی وناری ہے اگر ہو تو بیان فرمائیے۔

جواب: اس کا حدیث سے ثبوت ہو چکا۔ اور آئمہ اربعہ میں امام مالک سے صراحتاً
منقول ہے کہ اپنے علماء کے عمل کو حدیث پر ترجیح دیتے۔ دیکھو مدخل
امام ابن الحاج مکی مالکی۔

سوال ۱۰۲: شرح مسلم الثبوت جس کا بیان نمبر ۲۵ میں ہو چکا اس میں
عبارت ذیل ہے یا نہیں؛ الحق انہ انما منع من منع تقلید
غیرھم لانہ لم یبق روایۃ مذھبھم محفوظۃ
حتی لو وجد روایۃ صحیحۃ عن مجتھد آخر یجوز
العمل بھا الا تری ان المتاخرین افتوا بتحلیف الشھود
واقامۃ لہ موقع التزکیۃ علی مذھب ابن ابی لیلی،
یعنی حق بات یہ ہے کہ جس شخص نے غیر ائمہ اربعہ کی تقلید سے منع کیا
ہے صرف اس وجہ سے منع کیا ہے اور مجتہدین کے مذہب کی روایت
محفوظ نہیں رہی حتیٰ کہ اگر کسی دوسرے مجتہد کے مذہب کی کوئی صحیح روایت
مل جائے تو اس پر عمل جائز ہے۔ چنانچہ متاخرین حنفیہ نے مجتہد کے

بجائے تزکیہ گواہان کے تحلیف گواہان کا فتویٰ دیا ہے ابن ابی لیلیٰ کے

مذہب پر جو مذاہب اربعہ کے علاوہ ہے۔

جواب: عملی طور پر اس میں بھی تسلیم ہے کہ بنظر واقع مذاہب اربعہ کی مخالفت

ممنوع ہے کہ اب کوئی روایت اور مذاہب کی محفوظ نہیں رہی۔

فرضی صورت غیر واقع میں فرضی اجازت عمل کے لئے بکار آمد نہیں

گواہان کا مسئلہ اس صورت میں ہے جب قاضی مجتہد ہو۔ دیکھو

ردالمحتار کتاب القضاء ورنہ اگر بادشاہ اسلام بھی تحلیف کا حکم دے

تو علماء پر واجب ہے کہ اسے نصیحت کریں کہ وہ حکم نہ کرے جیسے ہم نہ مانیں

تو تیرا غضب ہو اور مانیں تو خدا کا غضب ہو دیکھو درمختار وغیرہ

سوال ۱۰۳: ائمہ حدیث جیسے امام بخاری و امام ترمذی وغیرہما نے اپنی اپنی کتابوں

میں ائمہ اربعہ کے علاوہ دوسرے مجتہدین جیسے امام سفیان ثوری رحمتہ

اللہ علیہ اور امام اسحٰق بن راہویہ اور امام عبداللہ بن مبارک کے مذاہب

کی صحیح صحیح روایتیں بھی مع سند بیان کی ہیں یا نہیں۔

جواب: غلط ہے۔ صحیح بخاری کا ہرگز یہ طریقہ نہیں کہ ان صاحبوں کے اقوال

کی تائید میں صحیح حدیثیں لائے اور جامع ترمذی میں بھی غالباً ان کے

اقوال بے سند مذکور ہیں اور عبداللہ بن مبارک حنفی المذہب ہیں۔ دیکھو

درمختار۔

سوال ۱۰۴: مکہ معظمہ میں چار مصلّے کس نے قائم کئے اور کب قائم ہوئے اور کیوں

قائم کئے مع سند بیان کیجئے۔

جواب: جس قوم یعنی مسلمان نے جس غرض یعنی نفع مسلمین کے لئے مدرسہ قائم

کئے اور انہیں دینی کام سمجھا اور غیر مقلدین بھی برابر ان کی تقلید کر رہے

ہیں۔ حالانکہ وہ زمانۂ صحابہ و تابعین میں نہ تھے! اور اسی قوم نے اسی غرض کے لئے یہ مصلے قائم کئے جسے صدہا برس گزرے۔ دیکھو حدیقۂ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ علامہ عبدالغنی نابلسی۔ شروع تاریخ نہ ان مدرسوں کی یاد ہے نہ ان مصلوں کی۔

سوال ۱۰۵: جب مکہ معظمہ میں چاروں مصلے قائم کئے جانے لگے تو اس وقت کے علماء نے ان کا قائم کرنا منع فرمایا تھا یا نہیں؟

جواب: کسی سند صحیح سے ثابت نہیں کہ یہ مصلّے جس وقت قائم ہونا شروع ہوئے تھے اس وقت کے علماء نے انھیں منع فرمایا ہاں شاید بعض کا خیال خلاف پر گیا ہو جس پر عمل نہ ہوا۔

سوال ۱۰۶: مکہ معظمہ میں چاروں اماموں نے مصلّے قائم کئے تھے یا نہیں؟ مع سند بیان فرمائیے۔

جواب: چاروں مذہب چاروں اماموں نے صحابہ سے اخذ فرما کر شائع کئے جو ان مصلوں کی اصل ہیں اور ان مصلوں کو منع فرمایا نہ کوئی خاص حکم دیا یہی حال مدارس کا ہے۔

سوال ۱۰۷: مکہ معظمہ میں چاروں مصلے قائم کرنے کے بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو بیان فرمائیے۔

جواب: قرآن و حدیث میں جماعت کا حکم ہے۔ مسجد الحرام میں مصلے قائم ہونے کا حکم ہے کسی خاص گنتی کا ذکر نہ ممانعت۔

سوال ۱۰۸: شامی جس کا بیان نمبر ۱ میں ہو چکا ہے۔ اس میں عبارت ذیل ہے یا نہیں؟ ان ما یفعل اهل الحرمين من الصلاة بائمة متعددة وجماعات مترتبة مكروه اتفاقاً

یعنی اہلِ حرمین جو متعدد اماموں اور متعدد جماعتوں کے سامنے یکے بعد دیگرے
نماز پڑھتے ہیں یہ فعل ان کا بالاتفاق مکروہ ہے؟

جواب: سائل نے عبارت میں قطع و برید کی ہے۔ شامی تو روزانہ میرے
مطالعے میں رہتی ہے۔ شامی نے اسے نقل کرکے اس کا صریح رد کردیا ہے
اور اس کو تمام علماء کے اجماع کے خلاف بتایا ہے۔

سوال ۱۰۹: اور شامی میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ نقل عن
بعض مشائخنا انکاره صریحاً حین حضروا الموسم سنہ ۵۵۱ھ
منھم الشریف الغزنوی وذکرانہ افتیٰ بعض المالکیۃ بعدم
جواز ذالک علیٰ مذھب الفقھاء الاربعۃ و
نقل انکار ذالک ایضاً عن جماعۃ من الحنفیۃ و
الشافعیۃ والمالکیۃ حضروا الموسم سنہ ۵۵۱ یعنی نقل
کیا گیا کہ ہمارے بعض مشائخ نے جن میں شریف غزنوی بھی ہیں اور
بھی ایک جماعت علمائے حنفیہ شافعیہ و مالکیہ نے جب ۵۵۱ھ موسم
حج میں یہ لوگ حاضر ہوئے تھے تو اہل حرمین کے اس فعل کو جس کا
بیان نمبر ۱۰۸ میں کیا گیا صریحاً انکار کیا اور بعض علمائے مالکیہ نے تو
اس مذکورہ بالا فعل کو ناجائز ہونے کا چاروں اماموں کے مذہب
کے مطابق فتویٰ دیا۔

جواب: یہ اسی عبارت کا تتمہ ہے جس کے بعد شامی نے تمام علماء کے اجماع
سے اس کا رد کیا۔ اور خود اس شامی و عماوی وغیرہ نے ان جماعتوں
کی نسبت لکھا کہ تمام مسلمانوں نے بہتر سمجھا اور جمہور اہل ایمان
نے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس اور مصر و شام میں ان پر عمل

کیا اور یہ کرشاذ و نادر جس نے خلاف کیا وہ اعتماد کے قابل نہیں۔

سوال ۱۰۱: تفسیر عزیزی کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ اہلسنت وجماعت کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: دہلی کے ایک عالم زمانۂ حال کے تھے۔ یہ تفسیران کی تصنیف ہے۔ جسے آدھی چہارم بھی نہ لکھ پائے تھے کہ انتقال ہوگیا۔ نظر ثانی تو دوسرا درجہ ہے اور اصل کلی مطابق ۲۵

سوال ۱۱۱: تفسیر عزیزی میں عبارت ذیل ہے یا نہیں؟ "و خدائے تعالیٰ بخبر لیست از آنچہ در زمانۂ آئندہ عمل خواہند کرد و از راہ بدعت یک یک جہت کعبہ تقسیم خود خواہند کرد"

جواب: جہاں تک مجھے خیال ہے یہ عبارت اس طرح نہیں ہے بلکہ ایک اجمالی بات کرکے لکھی ہے اور اس کی سند کسی سے نہ دی اور خود صاحب عزیزی نے تقریر ولیمہ میں تصریح کی ہے۔ جو کسی بات کو یوں لکھے کہ ظاہر یہ ہے وہ بھی اس میں شک رکھتا ہے اور خود ہی اس کا قائل نہیں ہے۔ دیکھو زبدۃ النصائح تو جو نرا اجمال بتائے وہ کیوں کر اس بات کا قائل ٹھہر سکتا ہے پھر تقسیم کے یہ معنی ہیں کہ ایک حصہ میں دوسرے کا حق نہ ہے۔ دیکھو ھدایہ باب صفۃ الصلاۃ اور جہات کعبہ کا یوں حصہ بانٹ، بیشک ناجائز ہے۔ پھر عزیزی میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ اپنی اپنی جہت کو افضل بتاؤ گے اور بے شک یہ بھی شرعاً پسند نہیں تو اعتراض ان جاہلوں پر ہے جو تقسیم اور تفضیل کے قائل ہوں نہ کہ اصل مصلّوں پر۔

سوال ۱۱۲: سب سے پہلے یہ رائے کس نے قائم کی کہ چاروں اماموں کے

علاوہ اور کسی کی تقلید جائز نہیں ؟
جواب : اشباہ وتحریر الاصول وغیرہ کتب متعددہ میں اس پر اجماع نقل کیا اور اجماع میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ پہلے یہ رائے کس نے نکالی، کیوں نکالی۔ نہ اس کی ہمیں تحقیق نہ اس کی ہمیں حاجت۔
سوال ۱۱۳ : جس شخص نے یہ رائے قائم کی کس بنا پر قائم کی ؟
جواب : جواب ابھی گذارش ہوا۔
سوال ۱۱۴ : اس شخص نے جس بنیاد پر یہ رائے قائم کی وہ بنیاد صحیح ہے یا نہیں ؟
جواب : ابھی گذر چکا۔
سوال ۱۱۵ : یہ رائے چاروں اماموں کے زمانہ میں قائم ہوئی یا بعد میں۔ اگر بعد میں قائم ہوئی تو کس قدر بعد میں ؟
جواب : اس کی تاریخ میں نے معلوم نہ کی۔ نہ اجماع میں دریافت تاریخ کی ضرورت ہے۔
سوال ۱۱۶ : جس شخص نے یہ رائے قائم کی اس کی تقلید جائز ہے یا نہیں ؟ اگر جائز ہے تو اس کی تقلید کرنے والے کس نام سے پکارے جاتے ہیں اور خود وہ شخص کیا تھا کس کا مقلد تھا یا مجتہد ؟
جواب : اجماع کی تقلید جائز بلکہ واجب ہے اس کے پیرو اہلسنت کہلاتے ہیں۔ اجماع کسی خاص شخص کا نام نہیں کہ اسے بتایا جائے کہ کس کا مقلد تھا یا مجتہد۔
سوال ۱۱۷ : ایسی کوئی آیت یا حدیث صحیح کسی معتبر کتاب، حدیث کے حوالہ سے آپ بتا سکتے ہیں جس میں یہ مسئلہ ہو کہ غیر مقلدین کے پیچھے حنفیوں

کی نماز جائز نہیں؟

جواب: اس کی بحث حدیث وغیرہ سے میں اوپر لکھ چکا ہوں۔

سوال ۱۱۸: آپ مسئلہ ذیل جانتے ہیں یا نہیں؟ من صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة۔ یعنی فاسق و مبتدع کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے ثواب جماعت کا ملتا ہے؟

جواب: ہاں۔ فقہی کتابوں میں ایسا لکھا ہے اور کراہت سب مانتے ہیں یہاں تک کہ انہیں علماء نے صاف یہ بھی بتا دیا ہے کہ جہاں فاسق امام ہو اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نماز پڑھے یعنی جبکہ اس کے روکنے پر قدرت نہ ہو جیسے کہ جمعہ میں ہے: کہ صحیح مذہب میں جمعہ بھی ایک شہر میں کئی جگہ ہو سکتا ہے تو اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں جا سکتا ہے۔ دیکھو فتح القدیر و در مختار۔ تو غیر مقلدین ان اقوال سے مغالطہ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ اہلسنت کی مسجدیں چھین لیں، ان میں خود امامت کریں اور اہلسنت بحکم علماء اپنی ان مساجد کو چھوڑ کر نماز کے لئے اور مسجدیں ڈھونڈتے پھریں۔ یہ مساجد کو اچھا عام عبادت کے لئے مانا کہ اصل جس کی بنائی ہوئی ہیں انہیں کو وہاں سے نکل جانے کا حکم ہوا! اس قول میں بھی کہ اصل جماعت کا ثواب ملے گا۔ وہ فاسق و مبتدع مراد ہے جس پر لزوم کفر نہ ہو۔ ورنہ نماز باطل محض ہوگی۔ جیسے غیر مقلدین کے پیچھے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔

سوال ۱۱۹: کتاب در مختار کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟ اور آپ اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ہے۔ اور عمل مفتی بہ پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۰ : جو مسئلہ سوال نمبر ۱۱۹ میں بیان کیا گیا ہے وہ اس کتاب میں ہے یا نہیں ؟

جواب : اسی تفصیل کے ساتھ ہے جو میں نے ذکر کی۔

سوال نمبر ۱۲۱ : مکروہ یا حرام کے قول ترک کرنے سے تھوڑا بہت ثواب ملتا ہے یا نہیں ؟

جواب : جو کام اپنی حد ذات میں نیک ہو اور حرمت و کراہت کسی بیرونی عارضی بات کے باعث ہو تو اصل فعل پر ثواب اور اس عارضی کے سبب استحقاق عذاب و عقاب ہوتا ہے۔ جیسے ریشمی کپڑے پہن کر نماز یا قرآن شریف کی تلاوت ، بدعتی یا فاسق کی اقتدا بھی اسی قبیل سے ہے کہ اصل فعل نماز ہے۔ نیک اور نفس فعل جماعت ہے نیک ، مگر یہ عارضی بات کہ امام بدعتی یا فاسق ہے مکروہ و ممنوع تو اس عارضی کو ضرور منع کیا جائے گا۔ کہ اس کا ثواب و عقاب بھی ہوتا ہے۔ اگرچہ نفس فعل کا ثواب الگ ہو۔ پھر یہ بھی اس حالت میں ہے کہ فسق و بدعت لزوم کفر تک نہ پہنچتی ہوں ورنہ نفس فعل ہی باطل ہو جائے گا۔ اور اب خالص عذاب رہ جائے گا۔ جیسے ہمارے مذہب میں غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنا۔

سوال نمبر ۱۲۲ : حدیث ذیل صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو۔ امر ہے یا نہیں ؟

جواب : صیغہ ضرور امر کا ہے اور معنی وجوب یہاں کسی کے نزدیک نہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا خواہ مخواہ لازم کوئی نہیں کہتا۔ حدیث میں لفظ کل کا ہے جس کے معنی یہ ٹھہریں گے تمام نیکوں بدوں کے پیچھے نماز ادا کرنا ہر شخص پر واجب ہے۔ یہ واجب نہ کسی سے ادا ہوا نہ کبھی کسی سے ادا ہو سکے۔ اس

کی عمر اسی کے لئے کفایت نہ کرے گی کہ دنیا کے جتنے بھی نیک و بد ہیں
کم از کم ایک ایک بار سب کے پیچھے نماز پڑھے البتہ اگر کلام سلطان
و نائبان سلطان میں مخصوص کیا جائے جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں
تو دفع ضرر کے لئے وجوب ضرور ہے یعنی تمیز نیک و بد کر کے آپ اپنے
کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ علماء اس حدیث سے یہ مطلب ثابت کرتے ہیں
کہ فاسق کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یعنی فرض اتر جاتا ہے اور ساتھ ہی
تصریح فرما دیتے ہیں کہ مکروہ ہے۔ عامۂ کتب فقہیہ میں یہ استدلال امام
مالک کے مقابل ہے کہ ان کے مذہب میں فاسق کے پیچھے نماز ہوتی ہی
نہیں۔ اور بھی ایک روایت امام احمد سے ہے۔ دیکھو غنیہ شرح
منیہ، مرقات شرح مشکوٰۃ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری اور کتب
عقائد میں یہ استدلال روافض و خوارج کے مقابل ہے کہ رافضیوں کے
نزدیک امام معصوم شرط ہے اور خارجیوں کے یہاں ہر فاسق کافر
ہے اور یہ استدلال ضرور صحیح ہے غیر مقلدین ان مقاصد علماء کو پس
پشت ڈال کر یہ مطلب نکالنا چاہتے ہیں کہ غیر مقلد اگرچہ فاسق و بدعتی
ہیں مگر تم پر لازم ہے کہ خواہی نخواہی ان کے پیچھے نماز پڑھو۔ یہ مطلب ہرگز
حدیث کا ہے نہ علماء کا بلکہ ان کی تصریحات کے صاف خلاف ہے۔

سوال ۱۲۳ : امر کے حقیقی معنی وجوب ہیں یا نہیں۔ جب افسر و حاکم اپنے ماتحتوں
کو کسی بات کی تعمیل کا حکم دیں تو اس حکم سے اس بات کا واجب اور
ضروری ہونا سمجھا جاتا ہے یا نہیں؟

جواب : ہاں۔ ہمارے نزدیک حقیقت وجوب ہے اور محل اور موقع سے
مختلف معنی سمجھے جاتے ہیں۔

سوال ۱۲۴ : نورالانوار کو آپ جانتے ہیں یا نہیں ؟ یہ کتاب آپ کی ہے یا نہیں ؟

جواب : ہاں ہے بدستور نمبر ۲۵

سوال ۱۲۵ : نورالانوار میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں ؟ عندنا الوجوب حقیقۃ الامر لایکون الا للوجوب۔ یعنی ہمارے یہاں یعنی حنفی مذہب میں وجوب ہی امر کے حقیقی معنی ہیں اور امر وجوب ہی کے لئے ہوتا ہے۔

جواب : نیچے کی کتابیں دیکھنے کا مظہر کو کم اتفاق ہوتا ہے۔ یہ عبارت اس میں ہو نہ ہو مگر مسئلہ وہ ہے جو میں نے ابھی بیان کیا۔ کیا اس کی تصریح عام کتب اصول میں ہے۔

سوال ۱۲۶ : لفظ کے جو حقیقی معنیٰ ہوں اُس حقیقی معنیٰ کو چھوڑ کر اس کے مجازی معنیٰ لینا کس حالت میں جائز ہے اور کس حالت میں نہیں

جواب : جب حقیقت متعذر یا مہجور ہو تو بالاتفاق اور مغلوب ہو تو صاحبین کے نزدیک معنیٰ مجازی لئے جائیں گے۔ ورنہ نہیں۔

سوال ۱۲۷ : نورالانوار جس کا بیان نمبر ۱۲۴ میں ہو چکا ہے اس کتاب میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں ؟ مادام امکن العمل بالمعنیٰ الحقیقی یسقط المجازی۔ یعنی جب تک حقیقی معنیٰ پر عمل ہو سکتا ہے۔ مجازی معنیٰ ساقط الاعتبار ہیں۔

جواب : یہ مسئلہ کتب اصول میں اسی تفصیل کے ساتھ ہے جو میں نے بیان کی اور نورالانوار میں بھی اسی تفصیل سے ہوگا۔

سوال ۱۲۸ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وارکعوا مع الراکعین یعنی رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ یعنی نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں

کے ساتھ۔ یہ امر ہے یا نہیں اور اس آیت میں نیک و بد کی قید ہے
یا نہیں؟

جواب: یہ امر بھی وجوب کے واسطے نہیں ہے اور راکعین سے مراد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ دیکھو تفسیر جلالین وغیرہ۔ اور صحابہ سب کے سب نیک تھے اور آیت سے جماعت کے ثبوت میں کلام ہے۔ دیکھو معالم وغیرہ۔

سوال ۱۲۹: اللہ و رسول اللہ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام میں بھی ایسی بات کا امر ہوتا ہے یا نہیں جو مکروہ یا حرام ہو۔ اگر ہوتا ہے تو اس کی کوئی مثال بیان فرمایئے۔ مگر جو مثال بیان فرمایئے وہ ایسی مثال ہو جو واقعی امر ہو نہ صرف صورت امر؟

جواب: جو بات اصل میں حرام یا مکروہ ہو اور بحال ضرورت اس کی اجازت فرمائی جائے تو کبھی وہ رخصت بصیغۂ امر آتی ہے جیسے فان عاد وافعد۔ اور کبھی وجوب تک بھی ہوتی ہے جیسے مخمصہ میں حرام چیز سدِّ رمق یہاں تک کہ نہ کھاتے اور مر جاتے تو حرام موت مرے۔ دیکھو رد المحتار وغیرہ۔

سوال ۱۳۰: شرح عقائد نسفی جس کا بیان نمبر ۴۹ میں ہو چکا ہے اس میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ ولان علماء الامۃ کانوا یصلون خلف الفسقۃ واھل الاھواء والبدع یعنی علمائے امت سارے کے سارے فاسقوں اور بدعتوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

جواب: شرح عقائد میں یہ عبارت اس طرح نہیں بلکہ مجھ کو یقیناً یاد ہے

کہ اس کے ساتھ فرمادیا ہے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہونے
میں کسی کو کلام نہیں۔ اور یہ کہ فسق اور بدعت حد کفر تک پہنچی ہوں
تو بالکل باطل ہے۔

سوال ۱۳۱: علمائے امت جو فاسقوں اور بدعتیوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے
ان کا یہ فعل مکروہ یا حرام تھا یا نہیں؟

جواب: شرح عقائد سے نقل کر دیا گیا کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ
ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ تو یقیناً یہ علماء بھی اسے مکروہ جانتے مگر
سلطنت کی مجبوری سے پڑھتے۔ مجبوری میں ممنوع تک کی رخصت
مل جاتی ہے۔ اس تفصیل پر کہ ھدایہ اور درمختار میں ہے۔

سوال ۱۳۲: شرح عقائد کے حاشیہ جلال میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟
قولہٗ خلف کل بر و فاجر اشارۃ الی انھما سواء
فی الامامۃ یعنی یہ جو فرمایا ہے کہ نیک و بد کے پیچھے۔ اشارہ اس
بات کی طرف ہے کہ نیک و بد دونوں امام ہونے میں مساوی ہیں۔

جواب: شرح عقائد میری دیکھی ہوئی ہے اور شرح عقائد نسفی کے ساتھ
شتر شروح و حواشی میں نے دیکھے اور ان میں کوئی حاشیہ جلال نہیں
ہاں ہندی چھاپے میں زید و عمر کتاب پر حاشیہ چڑھا دیتے ہیں اُن میں
کوئی ہو تو مجھے معلوم نہیں۔ نہ وہ قابل التفات نہ عالم میں کوئی عالم
اس کا قائل کہ امامت کے لئے نیک و بد سب برابر ہیں۔ ہاں فرض اتر
جانے میں کہو تو ایک بات ہے جبکہ بدی حد کفر تک نہ ہو۔

سوال ۱۳۳: عبارت ذیل صحیح بخاری میں درج ہے یا نہیں؟ قال الحسن
صل خلفہ وبدعۃ علیہ یعنی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ

نے فرمایا کہ تو مبتدع کے پیچھے نماز پڑھ لے اور مبتدع کی بدعت کا وبال خود اس پر ہے۔

جواب : یہ قول بے سند بخاری میں ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہاں بخاری نے جو حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع سند بیان کی اس سے صاف وہی مطلب کھلتا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب فاسق و مبتدع بادشاہ ہو یا اس کی طرف سے حاکم ہوا ہو۔ بخاری نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ایسا صرف ضرورت اور ناچاری میں ہے۔

سوال ۱۳۴ : عبداللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس حالت میں گئے کہ وہ گھرے ہوئے تھے یعنی جب کہ حضرت عثمان کو بلوائیوں نے گھیر رکھا تھا۔ عبداللہ بن عدی نے جا کر حضرت عثمان سے کہا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور ہم کو امام فتنہ نماز پڑھا رہا ہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں اس کی وجہ سے گناہ میں نہ پڑ جائیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا۔ الصلوٰۃ احسن مایعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساؤتھم۔ یعنی جو لوگ جو کام کرتے ہیں ان میں نماز سب سے اچھا کام ہے۔ تو جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے اس اچھے کام میں شریک ہو جاؤ اور جب برا کام کریں تو تم ان کے اس برے کام میں ساتھ نہ دو۔

جواب : . . . .
کا ذکر فرما دیا اور ان لوگوں کی مجبوری خود ظاہر ہے کہ بلوائیوں کے سردار نے امام برحق کو نظر بند کر لیا اور خود امامت کرتا تھا۔

سوال نمبر ۱۳۵: یہ کوئی شخص کسی طور سے امام بن جائے اور لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھیں اور یہ امر کہ کسی کو اپنے اختیار سے امام بنائیں۔ ان دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے کہ دونوں امر مکروہ ہیں یا دونوں غیر مکروہ یا ان میں سے ایک مکروہ ہے اور دوسرا غیر مکروہ، اور کون مکروہ ہے اور کون غیر مکروہ؟

جواب: فاسق و مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنا ایک گناہ ہے اور اسے امام بنانا دوسرا گناہ ہے اور کسی طرح امام ہو گیا ہو تو بلا مجبوری اس کے پیچھے نماز پڑھنا ایک گناہ ہے۔

سوال نمبر ۱۳۶: کتاب تفسیر احمدی کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔ مطابق نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۱۳۷: تفسیر احمدی میں جو اہلسنت والجماعت ہونے کے لئے دس باتیں ضروری لکھی ہیں ان میں ذیل کی دو باتیں یہ بھی ہیں یا نہیں؟ الصلوٰۃ علی الجنازتین والصلوٰۃ خلف الامامین یعنی صالح و فاسق دونوں کے جنازے کی نماز پڑھنی اور صالح و فاسق دونوں کے پیچھے نماز پڑھنی۔

جواب: یہ میری یاد میں ایک بے سند حکایت ہے اور اس سے مراد وہی رافضیوں، خارجیوں کا رد ہے جیسے کہ میں نے اوپر بیان کیا۔

دوم ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۷ھ سہ شنبہ

کلام الامام امام الکلام

از: امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں
چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام
جان کافر پر قیامت کیجئے

حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب
اب شفاعت بالمحبت کیجئے

آپ درگاہ خدا میں ہیں وجیہ
ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے

اذن کب کا مل چکا اب تو حضور
ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے

ملحدوں کا شک نکل جائے حضور
جانب مہ پھر اشارت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر
مومنو! اتمام حجت کیجئے

بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے
التجا و استعانت کیجئے

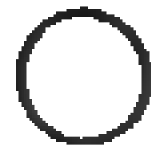
یارسول! دہائی آپ کی
گوشمال اہل بدعت کیجئے

غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ
اولیاء کو حکم نصرت کیجئے

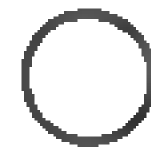
میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

تاثرات وجذبات



ڈاکٹر محمد اقبال، لاہور

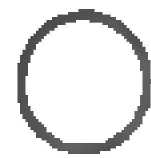
"ہندوستان کے دور آخر میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا"۔



پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

سابق صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد، سندھ

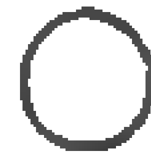
"اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ اپنے دور کے بے مثل علماء میں شمار ہوتے ہیں"۔



علامہ علاؤ الدین صدیقی

سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، لاہور

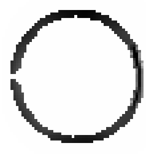
"فاضل بریلوی کی زندگی کو مشعل راہ بنانا چاہئے"۔



ڈاکٹر عبادت بریلوی

پرنسپل اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

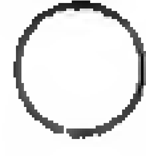
"انھوں نے اپنی تصانیف سے علوم اسلامیہ میں گراں قدر اضافہ کیا ہے"۔



ڈاکٹر نصیر احمد ناصر

سابق وائس چانسلر، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

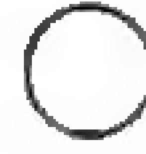
"بلاشبہ وہ عبقری تھے"۔



پروفیسر ابرار حسین

شعبہ بنیادی سائنس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

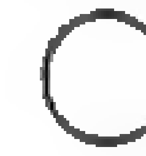
"ریاضی کے میدان میں اعلیٰ حضرت کا مقام بہت بلند ہے"۔



پروفیسر کرار حسین

سابق وائس چانسلر، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

"انھوں نے علم و عمل میں عشق رسول ﷺ کو وہ مرکزی مقام دیا ہے جس کے بغیر تمام دین جسد بے روح ہے"۔



ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی

صدر شعبہ اردو، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

"اردو کی نعتیہ شاعری کا کوئی جائزہ حضرت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا"۔